U10136. Date 6-1-10

Title - AAINA -E- MUSHAYRA -

Creator - Murattiba Suroor Qadri.

Publisher - Munshi Abdul Aziz Press (Agra).

Date - 1910

Pages - 56.

Subjects - Urdu Shayari - Mushayre ; Urdu Shayari - Intikhab Kalaam Shora.

اِنّ من الشعر الحکمۃ وانّ من البیان لسحرا

آئینۂ مشاعرہ

(یعنی)

مشاعرہ بھوپال منعقدہ ۱۲ر شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ

۱۸ر اگست ۱۹۱۰ء

(مرتبہ)

سرور قادری

باہتمام منشی عبدالعزیز خان عزیزی پریس آگرہ میں چھپا

علی جان پرنٹر عزیزی پریس

نذر

یہ مجموعہ غزلیات جس مین ہندوستان کے مشہور اور مستند سخن نگارونکے پاکیزہ اور نفیس خیالات شامل ہین انتہائے جوش عقیدتمندی سے شاعر عرش آشیان نجم الدولہ دبیر الملک نواب مرزا اسد اللہ خان غالب نظام یار جنگ بہادر اعلے اللہ مقامہ کے نام نامی و اسم گرامی پر نذر کیا جاتا ہے محض اس غرض سے کہ اوس روح مقدس کو یہ معلوم کرکے مسرت ہو کہ اوسنے جن پودون کو خون جگر سے سینچا تھا وہ آج بڑے تناور درخت ہوکر شاہراہ علم و ادب کے مسافرون پر سایہ کیے ہوے ہین۔

محض اس غرض سے کہ اوس پاک روح کو یہ امر موجب نشاط ہو کہ اوسنے جس خارزار کو ہموار اور صاف راستہ بنانے مین بے شمار مصائب اوٹھائے ہین اوس پر آج ہزارون راہگیر اوسکے نام پر درود وتحیات بھیجتے ہوے منزل مقصود کو پہونچ رہے ہین۔ محض اس غرض سے کہ اوس خلد مکان کیلئے یہ خبر باعث ابتہاج ہو کہ اوسکے بتلا ہوے راستہ پر آج سیکڑون چل رہے ہین اور ہزارون کمر ہمت باندہے بیٹھے ہین۔

درحقیقت میرزا غالب برد اللہ مضجعہ و نور اللہ مرقدہ ایک خضر طریق یا بالفاظ دیگر امت شعرا کے ایک مصلح یعنی لیڈر۔ اور ایک برحق پیغمبر تھے۔ جن کی حقیقی مدح سرائی مین ابدالآباد تک زبان و قلم دونون قاصر رہینگے۔

نیازمند مع اپنے احباب کے اوسکی مشہد مقدس پر نہایت خلوص کیساتھ گلہائے بوقلمون کا سحر طراز گلدستہ پیش کرتا ہے۔ خدا اوسکے مزار مطہر کو پہولون سے بہرے۔ آمین +

"سکریٹری مشاعرہ"
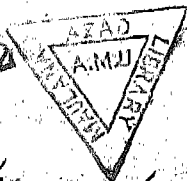
تعارف

بزم شعرا مین جن باکمال حضرات نے شرکت فرمائی - یا اپنے لاجواب کلام سے سرفرازی کا موقع دیا اون مین سے چند قابل الذکر حضرات کا مختصر حال اس طریق سے لکھا جاتا ہے کہ پبلک ان کا کلام دیکھنے سے پہلے ان سے تعارف کرلے۔

احسن - سید علی حسین صاحب احسن مارہروی - مشائخ مارہرہ سے نواب فصیح الملک کے قدیم شاگردون مین ہین - آپ کا کلام نہایت اعلےٰ پیمانہ کا اور اوستاد کے رنگ کلام سے بہت ملتا جلتا ہے - رسالہ فصیح الملک کے آپ اڈیٹر ہین

امیر - جناب امیر احمد صاحب بدایونی - روساے بدایون سے ہین - فن شاعری مین آپ کو کمال حاصل ہے - اردو زبان کے حامیون مین ہین - فی الحال آپنے آل انڈیا اردو کانفرنس کی بنیاد ڈالی ہے - جسکے آپ جنرل سکریٹری ہین

احسن - سید معین الدین احسن صاحب شرفاء و معززین دہلی سے ہین - شاعری مین بخوبی دستگاہ رکھتے ہین -

ابر - حکیم علی محسن خان صاحب آبر - خوشگویان لکھنؤ سے ہین - رسالہ معیار آپ کی اڈیٹری مین نہایت کامیابی کے ساتھ نکل رہا ہے - میر و غالب کے مقلد ہین -

اقبال - پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے - پی - ایچ ڈی - بیرسٹر ایٹ لا - صوبہ پنجاب کے قابل فخر انشا پردازون مین - اور تعلیم یافتہ سوسائٹی کو مایۂ ناز ہین -

ارشد۔ منشی رشید احمد صاحب تھانوی اردو زبان کے حامیوں میں ہیں۔ ہندوستان کے
مشہور رسائل و اخبارات میں آپ کی انشا پردازی کے پاکیزہ نمونے قابل دید ہیں۔
احسن۔ سید مہدی حسن صاحب احسن۔ مولف واقعات انیس۔ نبیرہ حکیم نواب
مرزا صاحب شوق لکھنوی مرحوم مصنف زہر عشق و لذت عشق و فریب عشق
وغیرہ وغیرہ۔ آپ ہندوستان کے مشہور ڈراما نویسوں میں ہیں۔ بھول بھلیاں
خون ناحق۔ علی بابا چالیس چور۔ مرچنٹ آف وینس۔ کنک تارا وغیرہ وغیرہ
نہایت زبردست ڈرامے آپ کے قلم سے نکل کر قبولیت عام کا خلعت پا چکے ہیں
شاعری میں آپ کا رنگ بہت لاجواب ہے۔ فی الحال آپ الفرڈ تھیٹریکل کمپنی
کے پلے رائٹر اور ڈراماٹسٹ ہیں۔
بزم۔ مرزا عاشق حسین صاحب اکبرآبادی نبیرہ نیر مرحوم آپ کہنہ مشق شاعر
اور صاحب دیوان ہیں۔ آپ کا کلام بہت پر مغز ہے۔ فی الحال ریاست
رامپور میں درباری شاعر ہیں۔
خالص۔ حافظ سلیمان صاحب۔ بھوپال کے نغز گو شعرا میں ہیں۔ آپ کا کلام نہایت
پرلطف ہوتا ہے۔ کہنہ مشق شاعر ہیں۔
خنجر۔ سید محمد عالم صاحب مارہروی تلمیذ جناب احسن مارہروی۔ آپ کا کلام بہت
دلکش ہوتا ہے۔
دلبر۔ سید امیر حسن صاحب رئیس مارہرہ تلمیذ نواب فصیح الملک مرحوم۔ آپ کا
طرز کلام بہت دلچسپ ہے۔
ریاض۔ سید ریاض احمد صاحب خیرآبادی ہندوستان کے نامی اور مشہور شعرا
میں ہیں۔ آپ کا کلام بہت شوخ اور چلبلا ہوتا ہے۔ ریاض الاخبار لکھنو کے ایڈیٹر ہیں

رونق - منشی پیارے لال صاحب دہلوی - دہلی کے مشہور اور صاحب دیوان شعرا مین ہین - رسالہ "کمال دہلی" کے ایڈیٹر ہین -

رعنا - سید بادشاہ حسین صاحب آپ شہ فارو معززین لکھنو مین سے ہین کلام بہت عمدہ ہے

سحر - منشی سراج میر خان صاحب قدیم متوسل ریاست بہوپال - آپ ایک کہنہ مشق اور بلند پایہ شاعر ہین - آپ کا کلام واقعی سحر حلال ہے -

سائل - ابوالمعظم نواب سراج الدین احمد خان صاحب دہلوی داماد حضرت فصیح الملک داغ مرحوم - آپ اکابر روسا شہر دہلی سے ہین - فارسی کلام بہت لاجواب ہوتا ہے - اردو مین جو کچھہ آپ فرماتے ہین وہ اپنے رنگ کا مکمل نمونہ ہوتا ہے

شیدا - منشی جگدی پرشاد صاحب دہلوی - آپ ایک نغز گو شاعر ہونے کے علاوہ ایک سحر نگار انشا پرداز ہین - اور رسالہ "کمال دہلی" کے آپ اڈیٹر ہین -

ظہیر - راقم الدولہ سید ظہیر الدین حسین خان صاحب دہلوی یادگار خاقانی ہند حضرت ذوق مرحوم - آپ کے دو دیوان مطبوعہ ملک مین شایع ہو چکے ہین قصائد اور غزل گوئی مین آپ مسلم الثبوت اوستاد تسلیم کیے گیے ہین - گو آپ کی عمر بہت زیادہ ہے مگر پھر بھی کچھہ نہ کچھہ شعر و سخن کا سلسلہ جاری ہے خلق مجسم اور صاحبدل ہین - آپ کا قیام فی الحال بلدہ حیدرآباد دکن ہے

عزیز - مولوی مرزا ہادی صاحب - لکھنو کے مشہور اور مقتدر شاعر ہین شاعری مین آپ کا پایہ بہت اونچا ہے -

عالی - سید ابن علی صاحب صفی پوری - آپ رؤسا صفی پور ضلع اوناو سے ہین - آپ کا کلام بہت دلچسپ اور اپنے رنگ مین بے نظیر اور جو کچھہ لکھتے ہین وہ قابل قدر ہوتا ہے - شعراء بہوپال مین ایک خاص خصوصیت رکھتے ہین

عطا۔ بابو عطا محمد صاحب وکیل بدایون تلمیذ نواب فصیح الملک مرحوم۔ باعتبار شاعری
آپ ایک ممتاز درجہ رکھتے ہین۔ اور فی الحال اردو آل انڈیا کانفرنس
کے جوائنٹ سکریٹری ہین۔

عیش۔ سید امراو علی صاحب۔ شاگردان داغ مین آپ خصوصیت کے ساتھہ
قابل ذکر ہین۔ اگرچہ آپکا گوشۂ عافیت بھوپال ہے لیکن اخباری دنیا مین بھی
آپ بحیثیت ایک پرجوش مضمون نگار کے اہل قلم سے سرگرم سخن نظر آتے ہین۔

قیصر۔ سید محمد یوسف صاحب۔ ایک فطرت پرست شاعر اور روشن خیال
انشا پرداز ہین۔ رسالہ "انجاب" اور "مالوہ ریویو" کے ایڈیٹر اور پروپرائٹر
ہین۔ خوشگویان بھوپال مین آپ خاص امتیازی حیثیت رکھتے ہین۔

کمال۔ حکیم سید مہدی حسن صاحب خلف الصادق وجانشین جناب جلال لکھنوی مرحوم
آپ ہندوستان کے نامی گرامی شعرا مین ایک کہنہ مشق اور ماہر فن شاعر ہین

لطف۔ مفتی اکرام احمد صاحب۔ شاگرد حضرت مینخوار۔ آپ شرفاو معززین
بدایون سے ہین فن شعر مین کافی دستگاہ رکھتے ہین۔

محشر۔ سید کاظم حسین صاحب لکھنوی۔ لکھنؤ کے زبردست شعرا مین آپ کا
شمار ہے۔ کلام سے کہنہ مشقی او رسلاست ظاہر ہے۔ جو آپ کے صاحب کمال
ہونے کا ثبوت ہے۔

مرزا۔ مرزا احمد ہادی صاحب بی اے پروفیسر کرسچین کالج لکھنو۔ لکھنؤ کے نامی
شعرا مین ہین کلام مین غالبیت کا گہرا رنگ ہے۔ طرز کلام بہت لاجواب ہے۔

نیرنگ۔ میر غلام بھیک صاحب بی اے۔ پلیڈر انبالہ۔ صوبہ پنجاب
کے ممتاز انشا پردازون اور قابل فخر شاعرون مین آپ کا شمار ہے۔

روئداد مشاعرہ

۱۸ اگست ۱۹۱۱ء شب پنجشنبہ کو دس بجے کے وقت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب کے مکان کے ایک بڑے ہال مین یہ مشاعرہ ہوا نو بجے شرکا مشاعرے کی آمد شروع ہوئی۔ معززین شہر و عمائدین ملک و شائقین و سامعین سے دس بجے تک ہزار آٹھ سو سے زیادہ جمع ہو گئے۔ دس بج کے ۴۳ منٹ پر شمع کو گردش دی گئی۔ باہر کی آئی ہوئی غزلین سنانے کے واسطے نیاز مند سکریٹری اور سید معین الدین حسن صاحب دہلوی تجویز کئے گئے۔ جنہون نے نہایت مستعدی سے اپنے کام کو انجام دیا۔

کثرت سے لوگون کا خیال تہا کہ اس زمین مین غزل لکہنا بالکل عبث ہے اساتذۂ سلف خصوص مرزا غالب کی ہم نوائی کرنا کوئی آسان بات نہین ہے مگر جیسا کہ غزلون سے ثابت ہوگا شعرا نے اپنی زور طبع سے وہ وہ گل کترے کہ حاضرین جہوم جہوم اوٹھے اور یہ زمین گلستان بن گئی۔

باہر کی آئی ہوئی غزلین نہایت دلچسپی اور ذوق و شوق کے ساتہہ سنی گئین۔ اور ہر ہر شعر پر خوب ہی داد دی گئی۔ اور خلاف امید اس مشاعرہ کو کامیابی ہوئی۔ جن بزرگون کے نام سلسلۂ انٹرڈکشن مین ملاحظہ فرمائے گئے ہین۔ اون کی غزلین چوٹی کی غزلین ہین جنہون نے مشاعرہ کو چار چاند لگائے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ انہین حضرات کی بدولت محفل سخن چمک اوٹھی اور بقول بعض شرفا بہوپال۔ یہ مشاعرہ اپنے رنگ ڈہنگ کا پہلا مشاعرہ تہا۔ ساڑہے پانچ بجے صبح کے یہ محفل برخاست ہوئی۔ چونکہ بہت سے حضرات کی غزلین باقی رہگئی تہین۔ اور یہ امر قرین انصاف نہ تہا کہ اون حضرات کے کلام کو جنہون نے دنون غور و فکر کر کے آج کے واسطے کافی ذخیرہ فراہم کیا تہا نہ سنا جاے اس لیے مشاعرہ کے تیسرے دن پہر ایک مشاعرہ کیا گیا۔ جس مین اون شاعرون کی گلفشانی کے علاوہ کچہ کلام غیر طرح بہی شامل تہا اور دس بجے شام سے صبح کے پانچ بجے تک نہایت دلچسپی سے گذری۔ اور خدا کا لاکہہ لاکہہ

شکر ہے کہ یہ محفل بہ نسبت اور مشاعرون بھوپال کے نہایت تہذیب اور شایستگی سے رہی۔
منشی سید محمود علی صاحب شہزادہ سلطان عالم صاحب۔ منشی احمد رضا صاحب ہیڈ کلرک۔ منشی عبد الحی صاحب منیجر۔ سید حسین صاحب
سید معین الدین حسن صاحب دہلوی اسسٹنٹ پرائیوٹ سکریٹری فرمانروائے بھوپال۔ جناب
ارشد تھانوی اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر دربار بھوپال۔ جناب قیصر صاحب اڈیٹر الحجاب و مالوہ ریویو
کے حسن انتظام سے بزم شعر بہت ہی پر رونق رہی۔ مین ان حضرات کی کارگزاری کا مشکور ہون
سخت ناسپاسی ہوگی اگر مین اون حضرات کا شکریہ ادا نہ کرون جنہون نے مہربانی فرماکر
اور اپنے بہت سے کام ہرج کرکے محض اس مشاعرہ کے واسطے غزلین لکھین اور روانہ کین۔
ڈاکٹر پروفیسر اقبال صاحب۔ میر نیرنگ صاحب۔ جناب ریاض صاحب۔ جناب اثر صاحب لکھنوی
جناب احسن صاحب مارہروی حضرت ظہیر صاحب دہلوی مد ظلہ۔ جناب کمال صاحب لکھنوی
جناب امیر صاحب بدایونی۔ جناب عطا صاحب بدایونی وغیرہ وغیرہ اور جس قدر حضرات نے ازراہ
نوازش و ہمدردی مجھے مرہون منت بنایا۔ جب تک میرے منہ مین زبان ہے مین ان کے
اس احسان اور منت پذیری مین ہمیشہ ہمیشہ رطب اللسان رہونگا۔ اور مجھے پوری طور پر
یقین ہے کہ اگر پھر کبھی یاران ہمشرب کی ترغیب سے اس قسم کی تکلیف دہی کا موقع ہاتھ
آیا۔ تو یہ بزرگوار مجھے پھر ادائے شکر مین ترانہ سنج پائین گے اور اس حقیر بے بضاعت کو دل سے
فراموش نہ فرمائین گے۔

اپنی اس تحریر کو ختم کرنے سے پہلے مجھے ممبران کمیٹی انتخاب غزلیات یعنے سید ابن علی صاحب عالی
و جناب سید حسن صاحب سید و جناب سید معین الدین حسن صاحب احسن دہلوی و جناب
سید بادشاہ حسین صاحب رعنا لکھنوی و جناب حافظ سلیمان صاحب خالص جناب منشی رشید احمد صاحب تھانوی و
جناب سید محمد یوسف صاحب قیصر اڈیٹر الحجاب مالوہ ریویو کا سپاس گزار ہونا ضرور ہے جنہون نے
نہایت نیک نیتی سے غزلون کا انتخاب کرکے اس گلدستہ کو ایسا گلدستہ بنا دیا کہ جسکی مضامین کی مہک
اہل سخن کے دماغون کو ہمیشہ معطر کرتی رہیگی۔ آپکا مرہون منت
عبد الصمد سرور قادری بدایونی۔

شاعری

شاعری کی ابتدا

جب ہماری تاریک زمین منجمد ہوکر رہنے کے قابل ہوئی اور انسان کی صورتین اوس پر نظر آنے لگین لطف سمع کے خیالات پیدا ہو گئے - یون سمجھنا چاہیے کہ نسل انسان کے ساتھہ شعر گوئی کی پیدائش ہے - عالمان علم اللسان تو یہان تک کہہ گئے ہین کہ انسان مین جب بولنے کی قوت پیدا ہوئی اور وہ اپنے خیالات کو آواز کے نشیب و فراز پر ظاہر کرنے لگا - اوسی وقت سے وہ گونجتے ہوے جنگلون اور پہاڑون مین اپنی آواز سے حظ اوٹھانے کے واسطے ایسی صدائین نکالتا کہ جو اوسکے کانون تک پہونچکر اوسکو ان حرکتون کا اندازہ دلاتین - اوس نے ان صداون سے اپنے تلفظ کو موزون کیا جو سلسلہ بسلسلہ ترقی پذیر ہوکر شاعری یا نظم گوئی سے تعبیر کیا جانے لگا

امریکہ کے عجائب خانہ مین کثرت سے اون کی موزون خیالی اور لٹریچر کی مثالین موجود ہین کہ جو شاعری کو ابتداے نسل انسانی کے ساتھہ وابستہ کرنے پر مجبور کرتی ہین

ابتداے آفرینش سے سیکڑون زبانون مین شاعری کی مثالین دیکھی جاتی ہین مگر قابل الذکر زبانون کی شاعری بحیثیت اون کے موجود ہونے کے ذیل مین ظاہر کیجاتی ہے

ہندی شاعری

جس زمانہ مین کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نام لیوا باختر کے کھری غارون مین پڑے ہوے بناس پتی اور بارش کے کھارے پانی پر زندگی کے دن پورے کر رہے تھے - آریہ ورت کے پنڈتون کے بھجن مذہب کی بنیادین قائم کر چکے تھے ، آرین قوم کی شاعری کا ترانہ مذہبی ایوان کی دیوارون سے ٹکرا رہا تھا اور اون کے

استحکام مذہب کا سب سے زبردست ذریعہ وہی ترانہ سنجی تھی جو اس شریعت کے سالکون کی مجوزہ اور متفقہ اصول سے پاس ہو چکی تھی۔

ایک ویدک لٹریچر کا فاضل (جو بقول بعض لغو گو موزخون کے حضرت عیسیٰ کا اوستاد بھی رہ چکا ہے) ہندی شاعری کا مسلم الثبوت اوستاد مانا گیا ہے جسکا نام بابا منیؔ گو آگے چل کر ہم اسی پاکیزہ لٹریچر کے دامن پر ناپاک چند بانکے دہبے دیکھتے ہین جسکو نسبت یہ کہنا آسان ہے کہ ہندی شاعری نے بہت سے نوجوان خیالات کو "لٹریری عیاشی" بنا دیا۔ اور اس زمانہ مین ہم کو مشکل سے ایسے نوجوان خوبصورت ہندوانی عورت کی صورت نظر آئے گی۔ جسکے گورے گورے رخسارون پر غلیظ خواہشات کے نیل اور عیاشی کے بھر پیکا رے داغ نظر نہ آئین مگر اس سے کسی صورت سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ ہندوستان کی شاعری نے نہ صرف خود ہی ترقی کی بلکہ اپنے ساتھ ہی فن تصویر کشی، علم موسیقی، علم المقادیر کی بنیاد ڈالی اور اون کو فروغ دیا جس کو رائل موزیکل سوسائٹی کے ایک فاضل ممبر نے نہایت شاندار لفظون مین سراہا ہے۔

بکرماجیت کے عہد مین ہندوستان کی شاعری قابل تعریف شاعری ہے۔ اور اسمین لطیف اور بیک ترین پیرایہ مین مشاہدات قطرت اور مناظر قدرت کی دلچسپیون سے جسقدر بحث کی ہے، ہم سچی شاعری مین اس کا عشر عشیر نہین پاتی۔ ہندوستان کا ملک الشعر کالیداس جو ہمین فن کا مسلم الثبوت اوستاد گذرا ہے اس نے ڈراما نویسی کی ایجاد کے ساتھ ہی شاعری کی ایک چھپی ہوئی رگ کو تاڑلیا اور مذہبی بھجنون کے دائرے سے علیحدہ ہو کر شاعری کو نہایت موزون موقع پر استعمال کیا۔ اوس کے اوسکے بعد کی ہندی شعرا نے بھی کچھ کم کمال نہین دکھایا۔ ہندی شاعری کی ترقی مین شاعری کی کوشش کی

اور کامیاب ہوئے ، اس زبان کو ایسا صاف اور شیرین بنا دیا کہ باختر کے پہاڑون
کی بھپی ہوئی بھیڑون کی پیاس اس چشمہ سے آکر بجھی ۔ اور آج ہر قوم نے مان لیا ہے
کہ ہندوستان کی شاعری اعلیٰ جذبات پیدا کرتی ہین اور مناظر فطرت کی سچی لفظون مین
تصویر کھینچنے مین اپنی زبان کا ایک مکمل نمونہ اور اپنے ادب کا ایک بزرگ ترین حصہ ہے

فارسی شاعری ہندی شاعری کے بعد فارسی شاعری کا نمبر ہے ۔

جسطرح شریعت زردشت نے "امرد پرستی" کو رکن عبادت قرار دیا اسی طرح
شاعری کو بھی آتشکدون مین ٹھہرنے کی عزت دی گئی ۔

آگ کے سامنے ایک خوبصورت نازک اندام لڑکا حریر کا لباس پہنے ہوئے
نہایت دلربایانہ انداز مین شعر پڑھ رہا ہے اوسکے قریب ایک دیو پیکر "امام آتشکدہ"
بیٹھا ہوا جھوم رہا ہے کسن خوبصورت لڑکے نے نظم ختم کی اور موٹی اور ابھری ہوئی
رگون والے ہاتھون نے اوسکی نازک کلائیان تھام کر اپنی سیاہ آغوش مین جگہہ
دی ۔ فارسی شاعری مین جو امرد پرستی کا بینا بازار لگا ہوا ہے ۔ یہ سب اوسی عہد
عتیق کے آثار ہین ۔ اوسکے بعد فارسی شاعری ، شجاعانہ شاعری اور زبان کے ایک
زبردست حصہ کی مالک بن گئی ہر ایک رنگ کی جھلک ان پردون سے نظر آتی ہے ۔
مگر زردشتی رہنی سے جس رنگ کو ٹپکایا وہ گہرا رنگ ہے اور اوس کا رنگا ہوا لباس
شاعری کے بدن سے کسیطرح نہ اوتر سکا ۔ یعنے امرد پرستی کی وہ چنگاری جو آتشکدون
کی شاعری سے چمک اوٹھی تھی پھر نہ بجھی ۔ مگر اسمین کسی طرح شک نہین کیا جا سکتا
کہ فارسی شاعری ایک جوشیلی اور مردانہ شاعری ہے ۔ اس نے مختلف علوم کو
اپنا گرویدہ بنا لیا ۔ گو جلوہ زار قدرت کی حقیقی ستایشگری اس مین خال خال ہے
اور بہت سے ممکنات کا پہلو اس نے اختیار کر لیا ہے مگر غائر نظر سے دیکھنے کے لحاظ

پہ را سے قائم کرنا جائز ہے کہ فارسی شاعری اپنی اصلی زبان مین مقامی حیثیت سے
نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔

عربی شاعری اسکے بعد "ریگستانی شاعری" کا دور ہے۔

عربی لٹریچر کی وسعت غیر محدود ہے اور اوسکے ادیبون کی تعداد لاانتہا ہے
وہان عربی زبان کی ایجاد ہوئی ہی شاعری کا کلمہ پڑہا جانے لگا کچہہ تو "یہودی لٹریچر"
کی بچی کھچی پونجی تھی اور کچہہ "زردشتی شاعری" کے چھینٹے اونکی لانبی لانبی آستینون پر
پڑ گئے۔ وہ لوگ ازل سے ایک جدت پسند اور ہوشیار طبیعت اپنے ساتہہ لائے تھے
خوب ہی کھل کھیلے اور اس میدان مین وہ وہ گھوڑے دوڑاے کہ سب کو نیچا دکھایا۔
پہلے شاعری نہایت موٹے اور دبیز لفظون کے ساتہہ ہوئی جو ایک حد تک نامطبوع خیال
کی گئی۔ کیونکہ زبان کی ابتدائی حالت تھی نئے نئے محاورون اور اصطلاحات کا پل بندہا
ہوا تھا اور اودہر عربی خرادسنسکرت، فارسی، یونانی، عبرانی، کے روزمرہ کو نہایت
خوبصورتی کے ساتہہ چھیل چھیل کر عربی کی گرم بازاری بتا رہا تھا کچہہ زمانہ کے بعد جب عربی
ٹھوس حالت مین ہوئی تو شاعری ایک نئی اور شاندار صورت مین رنگیلے اسٹیج پہ آکر جلوہ گر
ہوئی یورپ کے محققین کا خیال ہے اور بجا خیال ہے کہ عربی شاعری دلی جذبات کے
اکسانے مین اور خیالات کو ایک طرف سے دوسری طرف پلٹ دینے مین اس قدر کارگر
ثابت ہوئی ہے کہ مشکل سے اوسکی مثال دوسری زبان کی شاعری مین دیکہہ سکتے ہین
اور واقعی بات ہے کہ عربی نظم نے نہ صرف محفلون کو زینت دی بلکہ لڑائی کے
موقعون پر اس سے بڑہ کر کوئی آلات حرب کام نہ دے سکا اس نے سیکڑون کے گلے
کٹوا دیئے اور قبیلہ کے قبیلہ نیست ونابود کر دیے۔
رزمگاہ مین صفون کے ادہر اودہر خوبصورت لڑکیان سنگار کئے ہوے نہایت

چبھتے ہوے لفظون مین شعرخوانی کرکے میدان کو خون کا سمندر بنا دیتی تہین۔ جسنے نوبت بہ عرب کرنے لگی
اسی نظم نے مصالحت اور انسانیت کی روح پہونکی۔

ہجو گوئی کے میدان مین عربی شہسوارون نے جسقدر رنگ و تازکی ہے وہ باعتبار اونکی فصاحت اور بلاغت کے قابل مدح ہے۔ فصیحان عرب نے شاعری کو جسقدر بنایا اور جسقدر اوسکو اپنے سر چڑہایا وہ ہر پہلو سے مایہ ناز ہے گو قرنیۃ الشیخ دمشق و یمن کے اکثر شہوت پرست شاعرون نے چاہا کہ فارسی کی طرح اسکو بہی عیاشانہ شاعری بنائین، شعر لکہے، عورتون پر جہکے، اور خواہش ہوئی کہ اس شفاف پانی کو گندہ کرین مگر مرکزی شاعری کا سیلاب کچہہ ایسا امڈا ہوا تہا کہ اوسکے ادنی ہچکولون سے ان ناپاک موجون کو چٹانون سے ٹکراکر توڑ دیا۔

ہارون الرشید کے ایوان ادب اور فلسفہ مین اگر نظم کی بچی کاری نہوتی تو غالباً اوسکے جلد گرجانے مین کچہہ شبہہ نہ تہا، اوس نے ادیبون اور فلسفیون کے زانو بزانو شاعرون کو جگہ دی۔

اور جس طرح وہ مجالس فلاسفہ و حکمت کا صدر نشین تہا ویسے ہی محافل شعرا مین وہ ایک بالاترین مسند نشین تہا۔

انگریزی شاعری امت مسیح جو اتبک پہاڑون کے درون اور غارون مین پڑی ہوئی تہی۔ یکایک چونکی، کروٹ بدلی، اوٹہی اور اوٹہکر دیکہا تو ساری دنیا پر ایک نور کا سمان چہایا ہوا ہے، وہ یاچل کی چوٹیون پر ویدک اور سنسکرت لٹریچر کا آفتاب چمک رہا ہے ہندوستانی سہیلیان ہاتہون مین ہاتہہ لئے ناچ رہی ہین اور شاعری کی ہولی کہیل رہی ہین۔ اودہر عرب کے ریگستانی زمین پر تہذیب اور تمدن کی بارش ہو رہی ہے تمام فضلا، عرب یونانی، عبرانی، اور دیگر مٹجانے والی زبانون کا ذخیرہ اونٹون پر لادکر

لیے جار ہے ہین اور اس سے عربی زبان کی پونجی مین اضافہ ہو رہا ہے - یہان کے شاعرون نے کوس "لمن الملک" بجا رکھا ہے - ادھر ایرانی سوسائیٹی اپنا سکہ جمائے ہوئے ہے - اوس نے علوم و فنون کو اپنے زیر اثر کر رکھا ہے - شعرا کے تیور چڑہے ہوئے ہین

ان ہوشربا مناظر کو دیکھکر ان کے جسم مین ایک تھرتھری پیدا ہوئی - اپنے خاردار لباس کو وہین چھوڑکر آگے قدم بڑہایا غریبون کے پاس کچھ پونجی تو تہی نہین جو اس بازار مین سودا کرتے سوائے اسکے کہ چوری چھپی کچھہ ہاتھہ لگ جائے تو روزی رنہ روزہ - یونانی اپنی رہی سہی رقم اغیار کو دیکر قبر مین پاون لٹکائے بیٹھی تھی، عبرانی، لاطینی زندہ درگور ہوگئی تہین، سریانی کے پاس جو کچھہ تہا وہ اوسکی چھوٹی بہن سنسکرت نے لڑ جھگڑ کر چھین لیا، نہین تو وہی بیوہ کا چراغ بنا لیتی - مگر اس گروہ نے کچھہ ادہر اودہر جھرے چاک کر عبرانی، لاطینی، فارسی کو اپنا سرپرست بنالیا اور کچھہ اودھار لیکر اپنی سنڈلی چھائی -

کچھہ زمانے تک تو حالت ویسی ہی رہی مگر ابتدائی ترقی کا ذریعہ عروج یافتہ زبانونکا تنزل تہا اب کیا پوچھنا ہے مسیحی قوم نے جو چاہا کیا - گڑے مردے اوکھیڑے - ڈبی بائی کتابون کو کسی ذریعہ سے دستیاب کین اور اون کو ایک نئی جزدان مین لپیٹ کر ملک مین پیش کیا -

شاعری مین اول اول وہ طریقہ اختیار کیا جو ہنادی کا تہا - رفتہ رفتہ تغیرات زمانے نے اسکو بدل دیا - ان کی شاعری آزادی کے ساتھہ دنیا کی ہوا کھانے لگی - گو ابتدائی شاعری مین حسب قاعدہ اونہون نے بہی بہت ٹھوکرین کہائین مگر استقلال سے کام لیا - امتحان مین پورے اوترے -

تیرہوین صدی سے اودہر مسیحی شاعری نے بکثرت عیاشانہ لٹریچر تیار کیا اور

ملک مین پہیلایا، اس سے جو نتیجہ پیدا ہوے وہ ڈہکے چہپے نہین ہین کیتہولک نے کلیساؤن کی آڑ مین شاعری کے ناپاک جذبات کا اظہار کیا۔ پروٹسٹنٹ نے کہلے بندون اس طریق عمل کو جاری کیا۔ اوس وقت یورپ کی شاعری بالکل ننگی شاعری کہی جانیکی مستحق تہی اور اپنے غلیظ خواہشات کے چہپانے مین بالکل ناکام تھے اور یہ بات نہایت وثوق کے ساتہہ کہی جاسکتی ہے کہ ہندی شاعری نے اپنے عہد شباب مین اور مسیحی شاعری نے اپنے عہد ظلمت مین اپنا ماخذ اور اپنا معیار سیاہ کاری کو قرار دیا تہا۔ اوس زمانہ کا ایک شعر پڑہو اور کانون مین اور کانون مین اونگلیان دے لو سنو۔ اور بدن کے کپڑے اوتارڈو عورتون مین بےحیائی کا اثر پیدا کرنے والی شاعری تہی۔

اسکے بعد کا دور نہایت مبارک دور ہے۔ اس مین مسیحی شاعری بکمال شاعری تسلیم کی جاتی ہے۔ اوس نے جن پاکیزہ پیرایون مین انسان اور فطرت کے نقشون کو کہینچکر سادگی کی رنگ آمیزی کی وہ اس وقت ہم سوا ے عربی اور ہندی کی اور کسی زبان کی شاعری مین نہین پاتے۔ فلاسفۂ قدرت کا انمول نمونہ ہے۔ اس کی شعرا نے جس پہلو سے اسکو برتا ہے وہ مفید اور ازبس ضروری ہے۔ مسیحی شاعری کے اس دور مین ہم اوسکی خوبیان اور اوسکی نکتہ سنجیان دیکہہ کر اوسکی وسعت اور اوسکی دل آوزی کا ثبوت پارہے ہین اور یہی وجہ ہے کہ اوسکی عالمگیر شہرت اور ترقی نے دنیا کے ہر حصے مین کچہہ نہ کچہہ اپنا اقتدار پیدا کر لیا ہے۔

غرض کہ یورپ کی موجودہ شاعری اس قابل ہے کہ اسکی تقلید مین جہانتک ممکن کوشش ہوسکے ہر زبان کو تہوڑا بہت فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

اردو شاعری — شاہان ایران کی للچائی ہوئی نگاہون نے سرزمین ہند کو تاکا اور کچہہ دنون کے بعد اس پر اپنا پرچم لہرانے لگے۔

'ہندی'، فارسی، اوپر تلے کی بہنین ہین۔ ایک کے مدماتی جوانی کچہہ ایسی چڑہی کہ

وہ ایک زردشتی کا ہاتھہ پکڑ کر چل نکلی - دوسری اپنے سرپرستون کے ہاتھون چھاون پلی بڑھی - زرا تارن سہیلیون مین رہنا پھرنا - شباب گذر گیا مگر ناک کے نتھنی کی صورت تک نہین دیکھی - مدت کی بچھڑی بہن انجان بن کر دیس مین آئی - صورت اور شکل مین نمایان فرق ہوگیا - مگر پھر بھی اوسکے رہنے کو جگہہ دی - صورت دیکھکر بھکا بکا ہوگئی - کہ چھوٹی بہن ایسی شوخ چنچل کہ حسین اور نازنین لڑکون کے بغیر اوٹھہ بیٹھہ نہین سکتی - ہاتھہ پکڑتے پونچا پکڑا - بیٹھنے کو جگہ لی - پاون پسار دیئے - اب جانے کا نام نہین لیتین - غریب بچے دہی چکی چولہا اوسکو سونپ کر پرے کھسک گئی - اب کیا تھا - زندہ ولان ایران نے وہ وہ چولانیان کین کہ ہندی شاعری گرد ہوگئی -

ہندوستان مین ایران سے زیادہ فارسی زبان نے عروج پایا - مگر صرف اسقدر نقص رہگیا کہ یہان کی فارسی بہ نسبت ایرانی فارسی کے زیادہ شیرین اور دلچسپ نہین ہے اور نہونا چاہیئے - نیا دانہ نیا پانی ، نئی ہوا ، اور ہر ہندستانی بدوماون کا اثر کچھہ نہ کچھہ لاہی لایا اور گہرا رنگ لایا - ہندوستانی فارسی باعتبار اپنی اصطلاحون اور محاورون کے ایرانی فارسی سے بالکل اجنبی ہولی - انجام کار روزمرہ کی گرمی بازار نے یہ گل کھلایا کہ پٹرہ سنون کی دعا سے ایک اور حسین اور گوری چٹی لڑکی کی صورت نظر آئی - آب رکنا باد اور گنگا جل نے ایک ایسی نئی پانی کا چشمہ بہایا کہ جس سے فارسی کے منہ پر پانی آگیا اور ہندی کے منہ سے پانی اوتر گیا اور اسکے ساتھہ ہی ہندی شاعری کے تمام فروعی ترقیون پر پانی پھر گیا -

اردو زبان کا آفتاب شاہجہان آباد کے قلعہ معلی پر چمکا -

جس طرح کہ ہر زبان کی پیدائش کے ساتھہ ساتھہ اوسکی شاعری کی ایجاد ہو اسیطرح اردو زبان اپنے ہمراہ شاعری لائی - لفظون کا زبان پر چڑھنا تھا کہ شاعری کی بیل منڈھے چڑھنے لگی -

عہد اولین سے اسوقت تک برابر شاعری کا سلسلہ جاری ہے۔ اور مشق سخن نے اردو زبان کو کہین کا کہین کر دیا سیکڑون شاعر پیدا ہوے اور چل بسے۔ ہزارون اسوقت موجود ہین۔ مگر فارسی کیطرح اردو زبان نے بھی امرد پرستی کو ہاتھہ سے نجانے دیا۔ پیدا ہوتے ہی نازنین کمسن لڑکون پر مرنے لگی اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اس بچے کی چھٹی کی تقریب مین کرتہ، ٹوپی، کھلونون کے بجاے خوش مذاق باپ کے عزیزون اور رشتہ دارون نے "حسین کمسن لڑکے کو دیا تھا۔

امرد پرستی اُردو شاعری کا آبائی ورثہ ہے۔

ہندوستان مین اردو زبان کے دو دعویدار ہین۔ دلی والے، لکھنو والے، اور اس اعتبار سے وہ ایک دوسرے کے مخالف ہین دونون خطون کے جداگانہ محاورے اور اصطلاحین ہین۔ ایک خطہ کی اصطلاح اور محاورہ دوسرے خطہ مین قابل اعتراض ہے۔ ہمارے مخدوم شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی مدظلہ العالی نے اپنے دیوان مین جو مقدمہ لکھا ہے اوس مین شعرا لکھنو پر خوب ہی تھقہہ بازیان کی ہین اور اونکے شعرون کو ایک متعصبانہ ریمارک کے ساتھہ پیش کیا ہے افسوس ہے کہ خواجہ حالی جیسا بیدار مغز شاعر بھی اس نفسانیت سے بچ نہ سکا۔ اونھون نے اظہار خیالات مین اسقدر لغزشین کھائی ہین کہ جس کو دیکھکر صدمہ ہوتا ہے زیادہ افسوس تو اس کا ہے کہ شاعری کے جن مقامات کو وہ قابل اعتراض سمجھے ہوے ہین۔ اور جس مرض کے وہ مسیحا بننے کی کوشش کر رہے ہین خیر سے خود بھی اوس مرض مین گرفتار ہین "مد وجزر اسلام" غور سے دیکھو۔ دل لگا کر پڑھو۔ اور جس قدر نقائص شاعری ہین وہ سب ایک ایک کر کے گن ڈالو۔

اردو شاعری کا گذشتہ دور — اردو شاعری کا گذشتہ دور مصلحان شاعری کے ہاتھون قابل یادگار دور ہے۔ ان حضرات کے قدم دھو دھو کر پینا چاہئیے۔ جنھون نے اردو شاعری کے راستہ کو ہموار و صاف کر دیا۔ شاہ نصیر مرحوم سے ذوق و غالب تک

یہ دور ختم ہوتا ہے۔ اسمین ان باکمالون نے شاعری کے رگ رگ کو پہچانا ہے اور اس گلستان کے پتہ پتہ کچھان مارا ہے۔ آج یورپ تک ان شاعرون پر لوٹ ہے غالب کے مکتوبات کے تراجم نے اس کو مسیحی شاعرون مین بھی قابل قدر مانا ہے۔ غالب۔ ذوق کے اشعار قدرتی مناظر کی تصویرین کھینچنے مین پورے طور سے کامیاب ہوے۔ میر و بیر۔ اور جناب انیس مرحوم کے مراثی نے اردو شاعری کو ایوان مین وہ پچی کاری کی ہے کہ عقل دنگ ہوتی ہے۔

ان کے علاوہ گذشتہ دور مین ایسے قابل تذکرہ شعرا بھی ہین جن پر اردو شاعری کو مدت العمر ناز رہے گا۔ خداوند کریم ان بزرگون کے مزار کو گلہاے رحمت سے گلپوش فرماے۔

اردو شاعری کا موجودہ دور　　یہ دور نہایت مبارک دور ہے شعرا سلف نے جن زمینون کو کیل کانٹے سے پاک وصاف کیا او سپر آج یہ لوگ گلہاے بوقلمون کے پودے رگا رہے ہین۔ موجودہ دور مین کثرت سے ایسے شاعر ہین کہ جنھون نے اپنی شاعری کو مشاہدات اور مناظر کی تعریف کے لیے وقف کر دیا ہے۔ زبان بہت صاف اور سلیس ہو گئی۔ اور ہر طرح کے مضامین کی اس مین گنجائش نکل آئی۔ زمانہ بھی پلٹ گیا اور دنیا نے ایک حیرت انگیز کروٹ بدلی۔ عربی۔ اور ہندی اور انگریزی اشعار کو پڑھ پڑھ کر طبیعت للچائی۔ اردو کی کم مائگی دیکھکر افسوس ہوا۔ کوشش کی اور سیکڑون طبیعتون کے سانچون نے متقدم الذکر زبانون کی تقلید مین لاکھون شعر ڈھال دیے جو ان سے کہین بڑھ چڑھ کر نکلے اور اس صورت سے اردو شاعری نے ایک دوسرے زینہ پر قدم رکھا۔

اردو کی قدیم و جدید شاعری　　اکثر کوتاہین نظرون نے اردو شاعری کے دو گروہ بنائے ہین۔

(الف) جو سلاست کے ساتھہ مخلوقات اور اسباب قدرت پر بحث

کرتا ہے وہ جدید خیالات کا شاعر ہے

(ب) جو حسن وعشق کے فسانون اور وصل و ہجر کی کہانیون کو نظم کرتا ہے وہ قدیم خیالات کا شاعر ہے جسکو غزل کا شاعر بھی کہتے ہین حالانکہ کمیٹی انتخاب کی سخت غلطی ہے کہ اوسنے اردو زبان کے دو شاعر بتاے ہین اور دونون کی شاعری کو مختلف شاعری بتایا ہے ۔

شاعری ایک ہے اور ایک روش ایک طریق پر سب شاعر چل رہے ہین غزل کا شاعر بھی وہی کہہ رہا ہے جو نظم کا شاعر کہتا ہے ۔ دونون مشاہدات پر بحث کر رہے ہین اگر کچھ فرق ہے تو طرز بیان مین ۔ رنگ مین ادا ے الفاظ مین

لفظ ایک ہی ہین ۔ تلفظ یکسان ہے ۔ جو لفظ قدیم شاعر کہتا ہے جدید شاعر بھی وہ لکھتا ہے ۔ حسن وعشق وصل وہجر ۔ نیز موجودہ طرز کی نظمین اصناف شاعری مین داخل ہین جو رنگ حسن کو پسند آگیا اوسنے وہ اختیار کیا ۔ اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اردو زبان کی شاعری دو طرح پر ہے ۔

مگر آجکل یہ دیکھا جاتا ہے کہ کثرت سے طبیعتون کا رجحان موجودہ طرز کی نظمون پر ہے غزل گوئی نگاہون سے گر لی جاتی ہے ۔ اقتضاء رفتار زمانہ نے اسلاف کے بنائے ہوے راستون کو بالکل بھلا دیا ۔

ایک مفید مشورہ شعراء سلف نے اردو شاعری کی جس مستعدی اور جانفشانی کے ساتھہ خدمت کی ہے وہ نظر انداز کرنے کے قابل نہین ہے موجودہ طرز کی نظمون کی ابتدا انہین بزرگون کے ہاتھون ہوئی ہے اور اپنے رنگ مین ان بزرگون نے جو لکھا ہے وہ سر ۔ آنکھون پر رکھنے کے قابل ہے ۔ مگر یہ ضرور نہین ہے کہ ہم بالکل اوس رنگ مین دب جائین ۔ زبان اردو بہت صاف ہوگئی اور ہماری ہی کوششون نے آج اسکو عروج پر پہونچایا کہ ہم اس زبان مین ہر علم کی رنگ آمیزی نہایت آسانی سے کر سکتے ہین اسواسطے

کوشش کی جاے۔ جہانتک ممکن ہو شاعری کو بکار آمد بنایا جاے۔ اس سے تفریح طبع کا کام نہ لیا جاے۔

شاعری کی آیندہ حالت — گذشتہ حالات اور موجودہ رفتار کو ملحوظ رکھتے ہوے یہ پیشین گوئی کرنا آسان ہے کہ "عنقریب غزل گوئی ہندوستان سے نیست و نابود ہو جائیگی۔ اور بجاے اسکے موجودہ طرز کی شاعری اور مکرم دوست مولانا عبد الحلیم صاحب شرر مدظلہ کی شاعری اپنی چمک دکھائی گی۔ بیشک ورس کی شاعری آنے والی نسلوں کو لبھائے گی۔

گزارش — یہ جو کچھ مین اوپر لکھہ آیا ہون ممکن ہے کہ بعض طبایع کے مخالف ہو اون سے مین صرف اس قدر عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ اپنے اختلاف کو اوس وقت تک نہ ظاہر کرین جب تک میرا ایک مبسوط مقدمہ "فانوس خیال" مین وہ پڑھ نہ لین۔ کیونکہ اسمین جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اختصار کے ساتھہ، جو کچھہ لکھا گیا ہے وہ وہ بہت تہوڑا کیونکہ وقت کم، دوسرے مجھسے پہلے اور انشا پردازون نے شاعری کے متعلق نہایت شرح و بسط سے اپنے خیال ظاہر کئے ہین۔

"فانوس خیال" مین جسقدر لکھا جائگا اور جو لکھا جاے گا وہ غالباً اپنے رنگ مین پہلا مقدمہ ہوگا۔

ریاست بہوپال قیصر لاج
۱۸ / اگست سنہ ۱۹۱۰ع

ایڈیٹر الحجاب

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن۔ جناب سید شاہ علی احسن صاحب احسن مارہروی ایڈیٹر فصیح الملک

مر کے دشمن جو پس کوچۂ جانان نکلا
اوسکا لاشہ نہین نکلا مرا ارمان نکلا

خانۂ دل سے نہ تنہا ترا پیکان نکلا
صاحب خانہ کو لیتا ہوا مہمان نکلا

کام کیا عشق سے تیرا دل نالان نکلا
نہ تمنا کوئی نکلی نہ کچھ ارمان نکلا

شب غم لب سے فغان جسم سے جان آنکھ سے اشک
سب یہ نکلے مگر اک دلکا نہ ارمان نکلا

نہ مجھے عشق و محبت مین کوئی لطف ملا
نہ کسی کام کا تو اے دل نادان نکلا

نہ سہی زیر لحد مجھکو مسرت نہ سہی
تیرے چکر سے تو اے گردش دوران نکلا؟

غیر پھر غیر ہین احباب سے شکوہ ہے مجھے
کوئی غمخوار نہ میرا شب ہجران نکلا

آمد و رفت نہ بھولون گا تری بزم کی مین
ساز و سامان سے گیا بے سر و سامان نکلا

جا کے محفل مین تری صورت آئنہ و رفت
بن کے حیران رہا ہو کے پریشان نکلا

وصل کیسا نہ سُنی بات پھر اوس بت نے کبھی
جب کبھی تذکرۂ وعدہ و پیمان نکلا

دشمنون سے مجھے اب کوئی شکایت نہ رہی
کھرا دوست مری جانکا خواہان نکلا

میری افسردہ دلی کا یہ اثر ہے ظالم
صورت غنچۂ پژمردہ جو پیکان نکلا

صاف باطن جسے ہم سمجھے ہوئے تھے وہی بت — سنگدل آفت جان دشمن ایمان نکلا
گوشۂ امن کہاں ہے تری وحشی کو نصیب — خیر سے وادیِ ایمن بھی بیابان نکلا
غمکدہ پر مرے نکلا نہ ہلال مہ عید — اور نکلا بھی تو وہ سر بگریبان نکلا
عدم آباد کا شہرہ تو بہت تھا احسن — مر کے دیکھا تو وہ اک شہرِ خموشان نکلا

احمد - جناب منشی احمد علیخان راجپوری تلمیذ نواب فصیح الملک مرحوم مغفور

تیر نکلا مرے سینہ سے کہ پیکان نکلا — سرخرو ہو کے ہر اک جان کا خواہان نکلا
نہ ہوا وصل میسر نہ ہمیں موت آئی — کام تجھسے نہ کوئی گردش دوران نکلا
رہیں پردہ میں جو کمظرف یہ ممکن ہی نہیں — دختر رز کا بدن شیشہ میں عریان نکلا
نالہ و زاری و غم آہ دکھا رنج و الم — الاماں وسعت دل جسمیں یہ سامان نکلا
صحبت پیر مغان نے کیا زاہد کو خراب — دیکھو انسان کا شیطان بھی انسان نکلا
غول کے غول ہیں ہمراہ پریزادوں کے — لاش نکلی مری یا تخت سلیمان نکلا
سخت جانی کا برا ہو کہ کیا جس نے خجل — ہائے قاتل مرا مقتل سے پشیمان نکلا
مانگ وان نکلی تو یہ خلق کے نکلا منہ سے — دیکھو ظلمات سے وہ چشمۂ حیوان نکلا
جان احمد کی بلا سے گئی پروا نہیں — للہ الحمد کہ قاتل کا تو ارمان نکلا

ارمان - جناب ارشاد علی صاحب مرادآبادی — مقیم بھوپال

دھجیاں خوب ہی داماں کی اوڑائیں میں نے — کبھی صحرا کو جو میں چاک گریبان نکلا
آپ فرمائیے کس رات مرے گھر آئے — کوئی حسرت مری نکلی کوئی ارمان نکلا!
حسرتیں آنے کو آئیں مرے دلمیں لاکھوں — پر نکلنے کو نہ کوئی میرا ارمان نکلا
روتے روتے مجھے آخر کو ڈبویا تو نے — آج ارمان ترا اے دیدۂ گریان نکلا
پیرہن کسکا صبا آج اوڑا لائی ہے — جسمیں دامن نظر آیا نہ گریبان نکلا

ہمنے اعجاز مسیحا کے بہت ہین دیکھے
درد دل کا نہ ہمارے کوئی درمان نکلا

گلشن حسن کی غیرون نے بہارین لوٹین
ہین تو اس باغ سے خالی لئے داماں نکلا

خاک مین ہمکو ملا کر بھی تسلی نہ ہوئی
بل نہ ابرو کا تمہاری کسی عنوان نکلا

بوجھہ سر پر ہے کبھی بار کمر پر ہے کبھی
اپنے زلفون سے وہ خود آپ پریشان نکلا

تم وہ دلبر ہو کہ دل لیکے بھی ہمسے نہ ملے
ہین وہ ارمان ہون نہ پھر کبھی ارمان نکلا

الیاس - جناب محمد الیاس صاحب بھوپالی

مین تو سمجھا تھا کہ رونے پہ ترس کھائیگا
بت بدکیش مرے حال پہ خندان نکلا

بزم عشرت مین تو بھرتے تھے بہت عشق کا دم
قتلگہ مین نہ ترا ایک بھی خواہان نکلا

شور خلخال سے مردے نہ کہین جی اُٹھین
ناز سے یار سوے گور غریبان نکلا

رات بھر اوس بت خود کام کا جوبن لوٹا
اب بھی ارمان ترا ای دل نادان نکلا

خنجر ناز ہو یا تیر ادا ہو کچھ ہو
جسکو دیکھا وہ غرض جانکا خواہان نکلا

بلبل نغمہ سرا باغ جہان مین الیاس
گل عارض کا اُسی گل کی ثناخوان نکلا

احمد - جناب احمد خان صاحب بھوپالی

پھول تک دیکھ کے چہرہ کو ترے کھلتے ہین
کیا تعجب ہے جو مین چاک گریبان نکلا

اقبال - جناب ڈاکٹر پروفیسر شیخ محمد اقبال صاحب ایم - اے - پی - ایچ - ڈی بیرسٹر ایٹ لا

حلقہ زنجیر کا ہر جوہر پنہان نکلا
آئینہ قیس کی تصویر کا زندان نکلا

ہم گران جان کے لائے تھے عدم سے بلبل!
باغ ہستی مین متاع قفس ارزان نکلا

وسعت افزای آشفتگی شوق نہ پوچھ
خاک کی مٹھی مین پوشیدہ بیابان نکلا

امیر - جناب مولوی امیر احمد صاحب رئیس بدایون وجنرل سکریٹری

آل انڈیا اردو کانفرنس بدایون

قطرۂ خون نہ پئے دعوت پیکان نکلا / خانۂ دل بھی عجب سوختہ سامان نکلا

تھا مرے عقدۂ خاطر کو نہ کہلنا نہ کھلا / ناخن فکر بھی انگشت بدندان نکلا

غم میں بھی محویت نغمۂ موزون نہ گئی / نالہ بھی موںہہ سے مرے قافیہ سنجان نکلا

مجھکو کچھ شکوۂ محرومیٔ قسمت نہ رہا / جاشن اگر کم تھا تو اندوہ فراوان نکلا

کثرت یاس سے کم خواہش خوبان نہوئی / ذوق امید بہ اندازۂ حرمان نکلا

ایکدم کو الم کاوش پیہم نہ مٹا / ہر نفس زخمہ زن تار رگ جان نکلا

بیش از گام نتھی گردش یک عمر روان / ذرہ ذرہ رہ الفت کا بیابان نکلا

کہین انبوہ تمنا کہین اندوہ جفا + / دل کے ہر گوشہ مین اک حشر کا سامان نکلا

چرخ سے چشم تھی کچھ داد ستم پانیکی / وہ بھی خمیازہ کش تلخی دوران نکلا

شور تہا وسعت دامان قیامت کا اسیر / بڑھکے دیکھا تو مرا چاک گریبان نکلا

ارشدہ جناب منشی رشید احمد صاحب بہانوی اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر مصنف بیاض اشعار

مقیم بہاولپور

کچھ نہ کچھ گوشۂ دل مین مرے پنہان نکلا / کبھی ناوک کبھی نشتر کبھی پیکان نکلا

جلوۂ طور کے مشتاق بہت تھے موسیٰ / وہ بھی اندازِ حجاب رخ جانان نکلا

کر دیا خوگر غم اوسکی جفا کوشی نے / مین نہ خمیازہ کش رنج فراوان نکلا

دہوم ہنگامۂ محشر کی بہت سنتے تھے / یہ تو اک مجمع احباب پریشان نکلا

چارہ سازون سے نہ آنکھین ہوئین نیچی میری / درد دل میرا نہ گرویدۂ درمان نکلا

رعب سے حسن کے کچھ کہہ نہین سکتا کوئی / جلوۂ یار ہی خود اپنا نگہبان نکلا

تم ہی انصاف سے کہدو کہ ہماری بھی کبھی / کوئی امید برآئی۔ کوئی ارمان نکلا

ناز تھا ہم کو بہت جس دل مستغنی پر / نگہِ ناز کا شرمندۂ احسان نکلا

ابر۔ جناب حکیم سید علی محسن خان صاحب ایڈیٹر رسالہ معیار لکھنؤ

کون اکون آبر سوے گور غریبان نکلا | پر مری قبر کا کوئی بھی ارمان نکلا
اُف بشاشت مری چہرے کی مری دلکی خوشی | اجنبی تک یہ سمجھے کوئی ارمان نکلا
بنگیا چارہ گردون کے وہ دلونکا ارمان | بعد مدت کے مرے دلکا چپکان نکلا
مطمئن ہم ہین تو ہے خاطر احباب بھی جمع | ہم پریشان ہین تو ہر ایک پریشان نکلا
دوست کی آنکھ تھی ہر اہل تماشا کی آنکھ | آگے آگے مری میت کے وہ سامان نکلا
کس توجہ سے خدا جانے سنا قیس کا حال | اونکی محفل سے ہر اک چاک گریبان نکلا
صنعت حُسن حقیقی پہ نظر کی جو بغور | ہر خیال اپنا اک آئینہ حیران نکلا

احسن ۔ جناب سید مہدی حسن صاحب لکھنوی مولف اقبال نفیس

دل مین آکر نہ ترے تیر کا پیکان نکلا | صاحب خانہ مرے گھر کا یہ مہمان نکلا
حسرت وصل سے وابستہ ہین اسباب حیات | دم نکلجائیگا دل سے جو یہ ارمان نکلا
لذت زخم سے بسمل کو تھی اک دلچسپی | دل سے باہر نہ کبھی تیر کا پیکان نکلا
رقص بسمل کا ہے مشتاق وہ حسن قاتل | عرصہ قتل بھی بازیچہ طفلان نکلا
شعلۂ عشق نے کیا آگ لگادی دلمین | نالہ جو سینہ سے نکلا شرر افشان نکلا
منحصر مرگ پہ ہے اپنی تمنا احسن | دم نکلجائے تو ہم سمجھین کہ ارمان نکلا

احسن ۔ جناب سید معین الدین حسن صاحب ہادی اسسٹنٹ پرائیوٹ سکریٹری فرمانروائے بھوپال

مجرم عشق کوئی جب سوے زندان نکلا | پیشوائی کیلئے موت کا سامان نکلا
زلفین کھولے ہوے وہ فتنۂ دوران نکلا | آج پھر میری پریشانی کا سامان نکلا
ہاتھ رکھے ہوے سینہ پہ کوئی بیٹھا ہے | اب تو اے حضرت دل آپکا ارمان نکلا
ذرہ ذرہ سے بیابان کے عیان ہو وحشت | ہونہو کوئی ادھر ہوکے پریشان نکلا

عرصۂ حشر کا سیلاب جسے سنتے تھے
اپنے ہی اشک ندامت کا وہ طوفان نکلا

زخم دل نے مرے جسکا کہ نہ کھایا ٹانکا
کوئی ایسا نہ ملاحت کا نمکدان نکلا

وہ لگی دل میں کہ اک عمر بجھائے نہ بجھے
ٹھنڈے سے دل سے وہی سوز غم پنہان نکلا

کعبہ کہتے تھے جسے عرش کہا کرتے تھے
ہمنے دیکھا تو وہ دل وقف حسینان نکلا

سیکڑوں یار نے وعدے کئے پورے نہوے
ایک بھی دلکا نہ تحسین مرے ارمان نکلا

بزم - جناب مرزا عاشق حسین صاحب اکبر آبادی

یوں تو دلچسپ بہت عالم امکان نکلا
جب کیا غور تو اک خواب پریشان نکلا

اشک آنکھوں سے جگر سینے سے نالے منہ سے
یہ تو سب ہجر میں نکلے پہ نہ ارمان نکلا

کسی کافر کا غم ہجر گیا جان کے ساتھ
تادم مرگ نہ اس گھر سے یہ مہمان نکلا

غنچۂ دل میں ہزاروں نظر آئے گل داغ
جسکو اک پھول سمجھتے تھے گلستان نکلا

ایک تصویر کسی شوخ کی اور نامے چند
گھر سے عاشق کے پس مرگ یہ سامان نکلا

دل کی آنکھوں سے جو دیکھا تو یہ معلوم ہوا
جسکو ہم ڈھونڈتے تھے قریب رگ جان نکلا

لاکھ یاروں نے کفن دیکے مجھے دفنایا
میں وہ مجنون ہوں کہ پھر قبر سے عریان نکلا

شیخ جو خلد کے باغوں کی ثنا کرتے تھے
ایک تو انکی بھی کافر کا گلستان نکلا

ہو کوئی تازہ ادا بزم کہ انداز نیا
جو بھی نکلا وہ مری جان کا خواہان نکلا

بیتاب - جناب سید حامد علی صاحب حیدرآبادی مقیم بھوپال

شمع کی طرح تری بزم سے گریان نکلا
مثل پروانہ کوئی با دل بریان نکلا

رعب نے تیرے تڑپنے کی اجازت ہی نہ دی
نالہ نکلا بھی تو رک رک کے مری جان نکلا

پوچھنا ہائے شب وصل ادا سے ان کا
اب بھی کمبخت ترے دل کا کچھ ارمان نکلا

دلمیں پیوستہ تھی رہ رہ کے کھٹک ہوتی تھی
آج دیکھا تو وہ اک شوخ کا پیکان نکلا

تیرے عاشق کا بہت دہوم سے اٹھا تابوت
ہر طرف اسکے ہجوم غم وحسرمان نکلا

حسرتین سیکڑون دلمین رہین ارمان لاکہون
تا دم مرگ نہ صد حیف کہ ارمان نکلا

الفت بلبل شیدا نے دکہائی یہ کشش
پہول پردون مین چہپا لاکہہ پریان نکلا

موت کی یاد مین مدت سے بہت تہا بیتاب
شکر صد شکر کہ دل کا ترے ارمان نکلا

دیگر

بیکسی مین کوئی کب حال کا پرسان نکلا
اپنے مطلب کا زمانہ مین ہر انسان نکلا

مژدہ اے عاشق خود رفتہ مبارک ہو تمہین
آج کہینچے ہوے وہ خنجر بران نکلا

نالہ وآہ وفغان شیون وفریاد و بکا
جو ترے بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

چارہ گر رہ گئے ملکف افسوس آخر
درد دل ہی ترے بیمار کا درمان نکلا

خانہ یار مین اب ہوگی رسائی کسطرح
آج سنتے ہین پرا نا تہا جو دربان نکلا

منحصر آرزوئین مرگ پہ سب ہین بیتاب
دم ہی نکلے تو سمجہہ لینا کہ ارمان نکلا

بدر۔ جناب محمد بدر الحسن صاحب بدایونی

ہون وہ غم دوست کہ ہر غم کو جگہ دی مین نے
تیر نکلا مرے سینہ سے نہ پیکان نکلا

گو کہ دیوانگی قیس کا شہرہ تہا بہت
سامنے میرے وہ اک طفل دبستان نکلا

اوسنے منہ پہیر کے گردن پہ پہرایا خنجر
وقت آخر بہی نہ دیدار کا ارمان نکلا

یاس وحرمان وغم ورنج ومصیبت کے سوا
کوئی مونس نہ ہمارا شب ہجران نکلا

ہر گھڑی دلمین کھٹکتا تہا جو پیکان کیطرح
بدر آخر کو وہی وصل کا ارمان نکلا

تنہا۔ جناب عبد الوہاب صاحب جائسی۔ مقیم بھوپال

سوز دل کا یہ اثر دیدۂ گریان نکلا
ڈوب کر ناوک قاتل شرر افشان نکلا

ایک دریا نظر آنے لگا ہر قطرۂ اشک
ماجرا دیدۂ تر کا مرے طوفان نکلا

حسرت یہ تبہ ہوے آکے نہ نکلے اب تک
میرے سینے سے ارمانون نکلا دل آئی جو ارمان نکلا

میرے دل میں نہیں آئی جو کبھی۔ ہو وہ خوشی
جو نہ نکلا کبھی سینہ سے وہ ارماں نکلا

بعد مرنے کے وہ آسودۂ حسرت کہلائے
وہی اچھے تھے نہ جنکا کوئی ارماں نکلا

دب گئی پردۂ وحشت میں تری کاوش بھی
خون نہ چھالوں سے مری خار مغیلاں نکلا

سایۂ عالم پہ پڑا رہتا ہے سایہ جس کا
اسی بھوپال میں وہ دامن سلطاں* نکلا

خون ناحق کے لب گور سے شکوے نکلے
میرا قاتل جو سوے گور غریباں نکلا

اسکو جنت کی طلب ہے نہ کرم کی پروا
یہ تمنا حشر میں بھی آپ کا خواہاں نکلا

جمیل۔ جناب جمیل احمد صاحب شاہجہانپوری مقیم بھوپال

ہائے پیکاں کی مدارات جگر سے نہ ہوئی
شرم آتی ہے کہ وہ بے سروساماں نکلا

حسرت و یاس و الم اور تمنا کے سوا
پاس کشتہ کے ترے کچھ بھی نہ ساماں نکلا

پیرہن اور کفن میں یہ تمامی جھگڑے
کون ہے پردۂ ہستی سے جو عریاں نکلا

دیکھ ہنستے ہیں مرا حال پریشاں سنکر
کام تجھسے بھی نہ کچھ دیدۂ گریاں نکلا

یہ سمجھے ہے نیا دل بھی نیا ہے اس کا
آؤ دکھلائیں کہ کیوں آئینہ حیراں نکلا

سخت جانی کا برا ہو نہ ملا چین کہیں
آج مقتل سے بھی صد حیف پشیماں نکلا

نالۂ نیم شبی سنکے وہ کہتے ہیں جمیل
پھر ستانے کو یہ کمبخت پریشاں نکلا

خنجر۔ جناب ابو البیان سید محمد عالم صاحب مودودی مارہروی تلمیذ حضرت احسن مارہروی

درد دل کا کوئی معشوق نہ پرساں نکلا
دل دیا جسکو وہی جان کا خواہاں نکلا

میرے سینہ سے جب اوس شوخ کا پیکاں نکلا
دل پر درد پکارا مرا ارماں نکلا

غیر خنداں تری محفل سے میں گریاں نکلا
ایک کی جان چلی ایک کا ارماں نکلا

دل لگی کا نہ وہاں بھی کوئی ساماں نکلا
میرے وحشت سے کہیں تنگ بیاباں نکلا

* علیا حضرت فرمانروائے بھوپال (بالقابہ) خلد اللہ ملکہا

معتقد شیخ کے اب خاک رہین ہم وہ تو
شایق حور و جنان مائل غلمان نکلا

سمجھانا کام تمنا بھی نہ ہوگا کوئی *
ہاتھ آیا ہوا طالع ترا وہ امان نکلا

خاک براہ حرم و دیر کی چھانی برسون
خاکسارون کا مگر کوئی نہ ارمان نکلا

خواب مین ہاے لپٹ کر یہ کہا تھا کس نے
ابتو دل شاد ہوا آپ کا ارمان نکلا

ہاے کافر کو نہین حسن خداداد کی قدر
عشق میرا سبب رنجش پنہان نکلا

وصل کا لطف سمجھتا تھا جسے جان نشاط
میرے افزایش غم کا وہی سامان نکلا

حشر مین حشر بپا ڈھاؤگے مانا لیکن
کیا کروگے جو وہان کوئی نہ پرسان نکلا

تھا یہ ہنگامہ اندوہ دل داوطلب
سانس بھی سینۂ پرغم سے پریشان نکلا

کیا غضب ہے کہ محبت کی بدولت خالص
سب یہ کہتے ہین کہ تو ننگ عزیزان نکلا

ولیہ جناب سید امیر حسن صاحب رئیس مارہرہ شاگرد نواب فصیح الملک مرحوم

تجھ مین بھی ترے وحشی کا نہ ارمان نکلا
وہ بھی تقدیر سے پامال بیابان نکلا

مین ادھر ہو کے جو باحال پریشان نکلا
ہنس کے ظالم نے کہا اب مرا ارمان نکلا

ہم نے کس بات پہ مرنیکی قسم کھائی ہے
کوئی دنیا مین نہ اس بات کا پرسان نکلا

ہم تو سمجھے تھے ابھی اور جئیگا کچھ دن
تیرا بیمار تو اک رات کا مہمان نکلا

ستم شعبدۂ عشق کو کس سے کہیے
جسکو ارمان سمجھتے تھے وہ پیکان نکلا

کل تو الجھا تھا گریبان سے مرے دست جنون
آج دامن سے مرے دست و گریبان نکلا

دل کہین چھوڑ دیا ہوش کہین چھوڑ دیئے
تیری محفل سے پریشان سا پریشان نکلا

کر گیا اوسکا تصور مرے دل کو بسمل
کسقدر تیز ترا خنجر بران نکلا

تھی اسی حیلہ سے سفاک کو ایذا دینی
تہ مرے قلب مین پیکان نہ پیکان نکلا

کس کرشمے نے خدا جانے یہ مشکل حل کی
مرنے والے کا ترے دم بہت آسان نکلا

وہم کیا کیا مجھے ہوتا ہے خدا خیر کرے / غیر کیون آپ کی محفل سے ہراسان نکلا

دشت غربت مین کسی نے نہ ذرا ساتھ دیا / ہمنے دامن جو سنبھالا تو گریبان نکلا

ناوک ناز سے دل ٹکڑے کیا خوب کیا / روز کا جھگڑا مٹا آپ کا ارمان نکلا

قبر مین بھی نہین اب چین سے سونے دیگا / فتنہ گر آج سوے گور غریبان نکلا

پھر کہان جائین گے اے موت بتا یہ ہمکو / کنج مرقد مین جو راحت کا نہ سامان نکلا

وصل کے بعد جتاؤ نہ تم احسان اپنا / تم وفادار ہے گر مرا ارمان نکلا

دل بڑھاتا رہا امید وفا سے ہردم / دھیان تیرا ترے بیمار کا درمان نکلا

ہمتو اک قطرۂ ناچیز سمجھتے تھے اسے / دیدۂ تر مین مگر نوح کا طوفان نکلا

جلوہ فرما جو لب بام ہوا رات کو وہ / سب یہ سمجھے کہ فلک پہ مہ تابان نکلا

اک نقطہ مین ہی نہین وحشی و آشفتہ مزاج / تو بھی تو شیفتۂ زلف پریشان نکلا

عجب انداز سے اُلٹی رخ روشن سے نقاب / پردۂ ابر سے گویا مہ تابان نکلا

طور پر آپ تو جانے ہی نہ آپے مین رہے / مرحبا آپ کا کیا موسی عمران نکلا

دل خنجر کو پریخانہ جو پایا تو کہا / آدمی زاد کے قبضہ مین پرستان نکلا

خورشید - جناب خورشید صاحب بھوپالی

ذکر وحشت کا مرے گھر مین جو ایجان نکلا / گھر بیابان مین کبھی گھر مین بیابان نکلا

خالص - جناب حاجی محمد سلیمان صاحب - مقیم دارالاقبال بھوپال

اسطرح تیری ملاقات کا ارمان نکلا / جس سے کچھ اور بھی رنگ شب ہجران نکلا

آفت جان ہوئے وحشت جنون کے انداز / جب کبھی تذکرۂ سیر گلستان نکلا

غور پر بھی نہ کبھی کوئی جسے دیکھ سکا / میرے ہر گوشۂ خاطر مین وہ پنہان نکلا

اس نظر سے کبھی اوس شوخ نے دیکھا ہی نہ تھا — آج قابو سے ہمارا دل ناداں نکلا
کیون نہو ہمکو مسرت یہ خبر سن کے ذکی — آپ کا بھی کوئی بھوپال مین خواہان نکلا

ذکی جناب منشی عبد الکریم صاحب لکھنوی ۔ متوسل ریاست بھوپال

جان نکلی نہ کبھی وصل کا ارمان نکلا — درد دل کا مرے دنیا مین نہ درمان نکلا
پھنس کے ہر بال مین صد چاک ہوا لاکھون دل — بل ترا پھر بھی نہ اے زلف پریشان نکلا
بیکسی بھی نہ رہی پاس ہجوم غم سے — درد ہی ایک انیس شب ہجران نکلا
تم سے کیا شکوہ کیا جائے کبھی شمع بھی — ایک آنسو نہ سر گور غریبان نکلا
باغ فردوس کا واعظ جو بیان کرتا تھا — ہو بہو وہ چمن کوچۂ جانان نکلا
گلشن دہر مین مشتاق ہی ہین رنج نصیب — ایک اک پھول یہان چاک گریبان نکلا
دلکے ساتھ جبکا مرے ایام حیات — توسن عمر کچھ اسطرح گریزان نکلا
عندلیبان گلستان پہ نہین کچھ موقوف — جسکو دیکھا وہی گل کا ثنا خوان نکلا
صدقے اس ناز کے ٹھوکر تو لگائی کیسی — بھول کر وہ نہ سوئے گور غریبان نکلا
تو سلامت ترا میخانہ سلامت ساقی — صورت جام ہر اک بزم سے خندان نکلا
ہو چکی بخیہ گری جوش جنون ہے جو یہی — چاک دامن نہ سلا تھا کہ گریبان نکلا
ہائے کچھ بھی نہوا اوس بت خو کو خیال — نالۂ دل نہ کسی درد کا درمان نکلا
مین تو سمجھا تھا انیس شب تنہائی ہو — درد دل ہائے مرے جان کا خواہان نکلا
جوش وحشت مین بھلا جامہ دری کیا کرتا — ضعف سے ہاتھ تو پیوند گریبان نکلا
گیسوے یار نے کیا کیا نہ لگا ہی کوڑے — بل نہ تیرا اگر اے سنبل پیچان نکلا
کچھ عجب رنگ زمانہ کا دگرگون ہو — ہمنے جس باغ کو دیکھا وہ بیابان نکلا

ریاض ۔ جناب ریاض احمد صاحب ایڈیٹر ریاض الاخبار لکھنؤ ۔ مطلع

بہر گہر شل تبرک کے یہ سامان نکلا
آستین قیس کی فرہاد کا دامان نکلا

صبح ہوتے ہی رفو ہونے کو دامان نکلا
رات شاید کسی کم بخت کا ارمان نکلا

حشر کہکر جسے واعظ ہمین چونکاتا تھا
وہ شبِ گور کا اک خواب پریشان نکلا

آتے آتے سرِ مژگان یہ کبھی خشک ہوا
گرتے گرتے یہی آنسو کبھی طوفان نکلا

کرتے ہین غل در و دیوار بھی زنجیر کیا تھا
خطے دیوانون سے آباد یہ زندان نکلا

حشر کے روز گئی کاتبِ اعمال کے سر
شکر ہے حرفِ غلط دفترِ عصیان نکلا

دونون سینے سے مرے ہوکے جدا ایک رہے
دل نہ پیکان سے نہ دل سے مرے پیکان نکلا

اک زمانہ جسے کہتا تھا کہ کافر ہے ریاض
دی بار کہیں شیخ بڑا مردِ مسلمان نکلا

کچھ بگولون سے بھرا خانہ ویران نکلا
خاک ہوکر بھی یہ چھوٹا سا بیابان نکلا

جب کہا کشمکشِ وصل مین دامان نکلا
بولے وہ آپ کو کیا آپ کا ارمان نکلا

وہ ادا تھی کہ فدا لاکھ حسینون کا بناؤ
خون مین ڈوب کے اس نگ سے پیکان نکلا

کہین جانا نہ پڑا اوٹھ کے تری رحمت سے
گوشہ قبر مرا حشر کا میدان نکلا

دور رہکر بھی رہا چبھ کے ہمارے دلمین
کچھ عجب چیز ترا ناوکِ مژگان نکلا

شفقِ شام نے لالہ رخون کا دامن
ہے نوبن کے حسینون کا گریبان نکلا

یہ وہ پتھر ہے جگہ سے جو کبھی ہٹ نہ سکا
سنگِ در سے بھی سوا آپکا دربان نکلا

ہم نے دل کھول کے لین کتنی بلائین شبِ وصل
بل ترا رات کچھ اے زلفِ پریشان نکلا

تھا وہ ارمان مرا یا کوئی پیکان تیرا
راز کسطرح مرے دلمین جو پنہان نکلا

رات بھر گو مرے ہاتھ مین رہی غیر کے گھر
آستین آپ کی مسکی نہ گریبان نکلا

منہ مین ٹپکائی تھی مینا سے کہ ہچکی آئی
شیخ میخانہ مین کچھ دیر کا مہمان نکلا

کبھی دبنے کے نہ تھے تنگ قبا سے فتنے | رعب تیرا ترے جوبن کا نگہبان نکلا

رونق - جناب منشی پیارے لال صاحب دہلوی ایڈیٹر رسالہ کمال دہلوی

دل سے کھچ کھچ کے جو ظالم ترا پیکان نکلا | جان کے ساتھ تڑپتا ہوا ارمان نکلا
جیتے جی جب کوئی امید بر آئی نہ مری | جان نکلی تو کہا دل نے وہ ارمان نکلا
چھا گئے عارض پرنور پہ اڑ کر گیسو | جلوۂ یار چراغ تہ دامان نکلا
آبرو خاک مین اشکون نے ملائی دل کی | اینتو ارمان ترا اے دیدۂ گریان نکلا
عشق مین تہی ہمین جس دل سے وفا کی امید | وہ بھی کمبخت اوسی شوخ کا دامان نکلا
ہے بپا گنج شہیدان مین جو ہر سو محشر | کون ہو کر یہ سوے گور غریبان نکلا
تیغ غمزہ نے لگائی - تو ادا نے برچھی | اونکا ہر ناز مری جان کا خواہان نکلا
شکوہ جور سر حشر جو آیا لب پر | دل تری تیغ کا شرمندۂ احسان نکلا
کہنا انداز سے رونق وہ کسیکا شب وصل | اینتو امید بر آئی - ترا ارمان نکلا

رحمت - جناب محمد رحمت اللہ خانصاحب بلند شہری

پڑ گئے پیچ ترے چاہ سے لاکھون دل مین | پیچ تیرا نہ مگر کاکل پیچان نکلا
عہد ملنے کے کیے تمنے اگر سب جھوٹے | کوئی سچا نہ کبھی آپ کا پیمان نکلا
اب رسائی ہو تو کیونکر ہو وہانتک اپنی | اپنا دشمن ہی دربار کا دربان نکلا
شرم دامن ہی سے لپٹی رہی اونکی شب وصل | ہائے افسوس نہ دلکا مرے ارمان نکلا
ہمتو ایسا نہ سمجھتے تھے مگر اے رحمت | منتخب تو تو ہزارون مین سخندان نکلا

[illegible]

درخشان - جناب سید اسمعیل احمد صاحب پیرزادہ قادری بھوپالی

توڑ کر سینہ و دل آپ کا پیکان نکلا | دم نکلنے کو یہ رستہ بہت آسان نکلا
جسکو یان سینے طرف دار بنانا چاہا | وہ ہی اوس شوخ کا شرمندۂ احسان نکلا

مدتوں آرزو بنکر جو مرے دل میں رہا
وہ بھی نکلا تو دل غیر کا ارمان نکلا

میں یہ سمجھا تھا مجھے کو ہے تمنا تیری
اک زمانہ ترے دیدار کا خواہاں نکلا

لطف کچھ شکوہ اغیار سے حاصل نہوا
ہمنشیں وہ تو بہت زود پشیمان نکلا

مار ڈالا نگہ لطف نے تیری قاتل
ظلم کیا تیرا کرم بھی ستم جان نکلا

راہ گم کردہ صحرا کی نہ آفت پوچھو
ہر بن مو سے مرے خار بیابان نکلا

کہتے ہیں کہئے تو پھر کیسی ہوگی رخشاں
روز محشر جو خدا بھی میرا خواہاں نکلا

رعنا - جناب بادشاہ حسین صاحب لکھنوی - مقیم بھوپال

اک زمانہ ترے لٹکوں سے پریشان نکلا
بل نہ تیرا اگر اے کاکل پیچان نکلا

نہ تو یہ ٹیس مٹی اور نہ وہ پیکان نکلا
عمر بھر ایک بھی افسوس نہ ارمان نکلا

رات آنکھوں میں کٹی نیند نہ آنے پائی
تیری صورت کا تصور بھی تو دربان نکلا

چشم بد دور ترے چہرے پہ نقطہ بھی سیاہ
خال رخ بھی ترے عارض کا نگہبان نکلا

نوح سے کوئی کہے اور بسنا میں کشتی
کہ ترے غم میں بسنا آنکھوں سے طوفان نکلا

سارا عالم مری آنکھوں میں ہوا تیرہ و تار
جس گھڑی بزم سے وہ شمع شبستان نکلا

خوب تسخیر کیا دل کو دکھا کر رخ و زلف
ایک بھی شہر میں ہندو نہ مسلمان نکلا

بے طرح ٹوٹ گئے آبلے پاؤں کے مرے
نوک نشتر بھی ہر اک خار مغیلان نکلا

زاہد و مشہد رعنا پہ زیارت کو چلو
عشق کافر تھا اسے وہ تو مسلمان نکلا

سائل - جناب ابو المعظم نواب سراج الدین احمد خان صاحب دہلوی

یار کا گھر سے قدم گردش دوران نکلا
کسی ارمان بھرے کا کوئی ارمان نکلا

چارہ گر تو بھی مری جان کا خواہاں نکلا
دل پہ بن جائیگی گر تیر کا پیکان نکلا

فصل گل میں جو کبھی سوئے بیابان نکلا
نرم تر آبلہ سے خار مغیلان نکلا

پارسائی کی تمنا نہ ہوئی رندوں کو
شیخ تیرا ہی پھسلتا ہوا ایمان نکلا

اہنٹ کے واسطے مسجد کو کہیں ڈہاتے ہیں
دل کا قیمہ ہوا جب تیر کا پیکان نکلا

جوش وحشت نے خبر لی مری آ رہی بہار
باغ میں گل کا یہاں میرا گریبان نکلا

دیکھ لو پھر گئی پھر آنکھ تمہاری سوے غیر
پھر بھری بزم میں بدخواہ کا ارمان نکلا

ہاتھ دامن پہ دہرے بیٹھے ہیں وحشی ہیرے
خیر ابھی نہیں گر گل کا گریبان نکلا

آپکی وجہ سے دنیا میں ہوا میں مشہور
نام کو میرے خدا رکھے بُرا ارمان نکلا

کیا ہوا تیر نظر شرم نے روکا بھی اگر
تیز اوس سے بھی سوا خنجر مژگان نکلا

بعد مردن بھی نہ تربت میں ملا مجھکو قرار
میری مٹی کا ہر اک ذرہ پریشان نکلا

ہنسکے فرماتے ہیں یہی ہوا ہم پر صدقے
کوئی لاشہ جو سوے گور غریبان نکلا

ہمتو سمجھے تھے کہ سائل کوئی بھوکا ہوگا
جاکے دیکھا تو وہ خود حاتم دوران نکلا

غزل سرور شادری سیکرٹری مشاعرہ

دل ہی نکلا نہ دل زار کا ارمان نکلا
خار نکلا مرے سینہ سے جو پیکان نکلا

نہ مٹی حسرت دل اور نہ ارمان نکلا
کام تجھسے نہ کوئی گردش دوران نکلا

آج کیوں زیر زمیں شورش محشر ہے بپا
کون ہوکر طرف گور غریبان نکلا

وسعت پر نور میں ساقی کے جو دیکھا ساغر
رند سمجھے کہ چمک کر مہ تابان نکلا

یہ ادا انکی یہ خموشی تو پتہ دیتی ہے
کوئی ہوکر تری محفل سے پریشان نکلا

نہ شکایت کبھی کی جور فلک کی میں نے
نہ کبھی منہ سے مرے شکوہ دوران نکلا

محو حیرت ہی رکھا جلوۂ جانانہ میں
تجھسے کچھ کام ہی اے دیدۂ حیران نکلا

نہ کہیں عرصۂ محشر میں مرا نام آیا
کوئی مجھسے گنہگار کا پرسان نکلا

سخت جانی نے کیا بازوئے جلاد کو شل
ہائے ارمان بھرے دل کا نہ ارمان نکلا

جی یہان بھی نہین لگتا ترے دیوانے کا
وحشت افزاے جنون شہر خموشان نکلا

ہوگئے دیکھتے ہی اسکو ہزارون بسمل
اس ادا سے وہ لیے خنجر بران نکلا

چھوٹ کر روئے بہت پاؤن کو چھالی حیرے
مین جو وحشت مین کبھی سوے بیابان نکلا

اے خدا تو نے بنانے کو بنایا سب کچھ
کام کی چیز تو دنیا مین اک انسان نکلا

ایک تو غیر کہ منہ مانگی مرادین پائے
ایک مین جسکا نہ کوئی کبھی ارمان نکلا

ہم تو تڑپا ہی کئے ہجر مین دن رات سرور
اور ہوگا کوئی جس کا کبھی ارمان نکلا

سحر۔ جناب سراج میر خان صاحب پالی

جان نکلی نہ کبھی وصل کا ارمان نکلا
درد کا میرے زمانہ مین نہ درمان نکلا

وصل مین بھی رہی یہ قید کہ یون ہو یون ہو
عیش کا گھر بھی مرے واسطے زندان نکلا

وقت پڑتا ہے تو ہو جاتے ہین اپنے بھی رقیب
ہجر مین تار نفس روح کا سوہان نکلا

ہاتھہ کانون پہ رکھا جن و ملک نے سنکر
عشق کا بار اوٹھا لینے کو انسان نکلا

دل کے نالون سے ہین دم بنا خوش رکھا تو نے
سینہ داغون سے مرا رشک گلستان نکلا

شریف۔ جناب شریف محمد خانصاحب پالی

تیری محفل مین پہونچنے کا نتیجہ یہ ہوا
نیم بسمل کوئی نکلا کوئے بیجان نکلا

خوب ہی گیسوے شبرنگ کے جلوے دیکھے
ایک ارمان یہ میرا شام غریبان نکلا

رنگ آخر کو یہی دشت نوردی لائی
خون سر پر لیے ہر خار مغیلان نکلا

مبتلا ایک زمانہ ہے محبت مین شریف
تیرا محبوب ہی اک فتنہ دوران نکلا

شوق۔ جناب محمد ریاض احمد پرائیویٹ ماسٹر ٹونک

سرخرو ہو کے مرے سینہ سے پیکان نکلا
اب تو سفاک تیرے تیر کا ارمان نکلا

گل تو کرتا تھا مجھے پند و نصیحت لیکن
آج ناصح بھی ترے بزم سے حیران نکلا

روز اغیار کی ہوتی ہین مرادین پوری
آپ کہیئے مرے دلکا کوئی ارمان نکلا

لاکہون وعدے کیئے اقرار ہزارون لیکن
ایک بہی ٹہیک نہ ظالم ترا پیمان نکلا

حسرت و یاس غم و رنج ملال و حرمان
سا تہہ بیت کے مری خوب یہ سامان نکلا

مجکو لپٹا کے شب وصل کسیکا کہنا
آج بہی شوق نہ دلکا تری ارمان نکلا

شیدا - جناب چندی پرشاد صاحب - ایڈیٹر "کمال دہلی"

کسطرح اپنی دعا باب اثر تک پہونچے
گریۂ نیم شبی حلق کا دربان نکلا

کر دیے آنکہہ ملاتے ہی ہزارون بسمل
سات پردون مین بہی غمزۂ تراعریان نکلا

آج خورشید قیامت کے چہٹین کے چہکے
جلکے فرقت مین شرار دل سوزان نکلا

لی جو زلفون کے تصور مین تلاشی شب غم
جسجگہ دل تہا اوسے گوشہ مین ارمان نکلا

بنکے وہ زلف مرے حلق کی پہانسی نہوئی
تجہسے کچہہ کام نہ اپنا شب ہجران نکلا

کس مزے کی ہے خلش ناوک مژگان کی قسم
جسکو ارمان سمجہتے تہے وہ پیکان نکلا

کوئی سمجہا نہ تری راز کی باتین شیدا
ہاے اس بزم مین کوئی نہ سخندان نکلا

[illegible]

شیدا - جناب مولوی عبدالحی صاحب بدایونی

ایک دلسوز چراغ شب ہجران نکلا
وہ بہی کمبخت فقط رات کا مہمان نکلا

یا الہی مرا سینہ ہے کہ زندان بلا
دلنشین ہوکے نہ دلسے کوئی ارمان نکلا

جسپہ خورشید قیامت کا گمان تہا سکو
وہی کمبخت ہمارا دل سوزان نکلا

تہا شب وصل بہی اونکی خفگی سے یہ حال
جی چراتا ہوا ڈرتا ہوا ارمان نکلا

میرا سایہ بہی رہا مجہسے جدا اے شیدا
ہاے کوئی نہ انیس شب ہجران نکلا

صغیر - جناب صغیر علی صاحب بہوپالی

جان ہی لی خلش نوک مژہ نے بیمری
تشنۂ خون جگر یار کا پیکان نکلا

سنکے حال شب غم اونکو ترس آہی گیا | قصۂ ہجر مرے وصل کا سامان نکلا

نیند انکو بھی سنتا ہے کہ نہین آتی ہے | تیرے نالون مین اثر تو دل نادان نکلا

کیا ملا او دل وارفتہ بتون سے مل کر | کوئی امید بر آئی کوئی ارمان نکلا

پھر بگڑتی نظر آتی ہے ہوا پھولون کی | سیر گلزار کو وہ رشک گلستان نکلا

کب برے وقت مین آتا ہے کوئی کام ضمیر | غمگساری کو نہ کوئی شب ہجران نکلا

ضمیر۔ جناب ضمیر اللہ خان صاحب
(مقیم بہوپال)

روز محشر بھی نہ دیدار کا ارمان نکلا | مجھ سے منہ پھیر کے وہ فتنۂ دوران نکلا

کشش زلف سلامت رہے کافر تیری | کھچکے اس جال سے ہندو نہ مسلمان نکلا

جسکو پہلو مین بڑے ناز سے پالا تھا ہی | نازبردار تمنا سے حسینان نکلا

دیکھنے کے لیے ظالم کے قیامت اوٹھی | ہاے اس ٹھاٹھ سے وہ فتنۂ دوران نکلا

سنکے لیلیٰ ابھی محمل سے نکل آئیگی | کہہ کے دیکھے کوئی مجنون کا گریبان نکلا

میرا ہمدم میرا مونس میرا غمخوار و رفیق | اس برے وقت مین کیسا غم جانان نکلا

ظہیر۔ راقم الدولہ جناب مولوی سید ظہیر الدین حسین صاحب دہلوی مدظلہ
یادگار خاقانی ہند حضرت ذوق دہلوی مرحوم

رنگ الفت نہ حجاب رخ جانان نکلا | شعلۂ شمع پس پردہ بھی عریان نکلا

وحشتون سے مرے کیا تنگ بیابان نکلا | کہ میرا سایہ بھی کچھ مجھسے گریزان نکلا

آئینہ تھا جو ترا خلوتی محفل خاص | وہ بھی مجھسا ہی سراسیمۂ حیران نکلا

چارہ گر ہمنے اسے جان سمجھ رکھا ہے | دم نکلجاے گا سینے سے جو پیکان نکلا

زندگی ہین ترے ملنے کی امید ہین کافر | جان جائیگی جو ٹلے مرے ارمان نکلا

شیشہ بھی تھی ابھی امید کہ وہ ٹوٹ گیا | کچھ تری خو سے بھی نازک تر پیمان نکلا

دھجیاں دامن صحرا کی اڑینگی اے خضر
پاؤں اپنا جو کبھی سوئے بیابان نکلا

دیکھنا وسعت رحمت کہ پس حشر ظہیر
دل سے ناکردہ گناہوں کا پشیمان نکلا

دیگر

بعد مردن بھی نہ دل سے غم پنہان نکلا
کہ جنازہ بھی مرا غیر کا ارمان نکلا

تری محفل سے نہ خوش ایک پر ارمان نکلا
کوئی نالان کوئی شاکی کوئی گریان نکلا

مرتے دم تک کبھی جمعیت خاطر نہوئی ہے
دل برہم بھی تری زلف پریشان نکلا

جوش وحشت کی ذرا دست درازی دیکھو
ابھی دامن نہ سیا تھا کہ گریبان نکلا

جوش وحشت نے کیا راز محبت افشا
کہ مرا چاک جگر تا بہ گریبان نکلا

مٹ گئے ہم بھی مگر رشک کا کھٹکا نہ مٹا
دل سے کمبخت نہ یہ خار مغیلان نکلا

ہائے اوس برق تبسم سے کھلا ہی کیا گل
داغ جو سینہ میں اوبھر آگل خندان نکلا

کسقدر خاطر صیاد میں رم ہے اُف اُف
تیر تک بھی دل بسمل سے گریزان نکلا

چارہ گر سے نہ بن آئی کوئی تدبیر شفا
درد آخر کو تپ ہجر کا درمان نکلا

ہم تو سمجھے تھے غم ہجر سے مر جائینگے
ہائے یہ کام بھی قسمت سے نہ آسان نکلا

واہ کافر نے نباہی ہے رفاقت کیا کیا
جان بن بن کے دل زار سے ارمان نکلا

دل کے زخموں پہ نمک پاش رہا شور شکیب
قطرہ جو چشم سے نکلا وہ نمکدان نکلا

جوش وحشت کی یہاں بھی نہ سمائی دیکھی
تنگ تر دل سے مری خانہ زندان نکلا

ایک تم ہی تو نہیں محو تماشا اپنے
آئینہ تجھ سے سوا ششدر و حیران نکلا

نہ کیا ابروئے پرخم نے مرا کام تمام
بارہا میان سے یہ خنجر بران نکلا

بعد مرنے کے ہوئی روح مقید آزاد
جسم خاکی جسے سمجھے تھے وہ زندان نکلا

راز الفت نے کبھی رخصت فریاد نہ دی
یہ بھی کمبخت مرے حلق کا دربان نکلا

چشم پرنم نے ڈبویا بھری محفل میں ظہیر
قطرہ سمجھے تھے جسے نوح کا طوفان نکلا

ظہور۔ جناب مولوی ظہور الحق صاحب بدایونی۔ شاگرد سرور قادری

دل دیا جسکو وہی جان کا خواہان نکلا
کچھ بھی ارمان بھرے دلکا نہ ارمان نکلا

دہجیان دامن صحرا کی اڑائین جا کر
گھر سے وحشت مین جو مین چاک گریبان نکلا

جھک گئے سجدہ مین سب سرو قدان گلشن
پے گلگشت جو وہ سرو خرامان نکلا

داغ دل داغ جگر حسرت و یاس و حرمان
جب لٹا قافلۂ دل تو یہ سامان نکلا

آگیا داؤ مین اسکے مجھے معلوم نہ تھا
دوست بنکر مرا دشمن دل نادان نکلا

عطا۔ جناب بابو عطا محمد صاحب بدایونی۔ شاگرد نواب فصیح الملک مرحوم

میرا ارمان نہ سہی غیر کا ارمان نکلا
تجھ سے کچھ کام تو اے گردش دوران نکلا

تیرا سودائی کہان بے سر و سامان نکلا
چاک دامن نہوا کیا نہ گریبان نکلا

آپ نے پھر نگہ تیز سے دیکھا مجھکو
پھر مرے قتل کو یہ خنجر بران نکلا

لیچلا بزم عدو مین دل شیدا مجھکو
میرا ہمدرد مری جان کا خواہان نکلا

روز فرقت نہ تھمے چار بھی آنسو تجھسے
ایسا کم ظرف تو اے دیدۂ گریان نکلا

تم شب وعدہ نہ آئے نہ گئی حسرت دید
گھر مین داخل ہوا مہمان نہ مہمان نکلا

زخم دل، بخت عدو، غنچۂ گلہائے چمن
آج محفل سے جو نکلا تری خندان نکلا

میری جمعیت خاطر نہ ہوئی خیر نہ ہو
غیر بھی تو تری محفل سے پریشان نکلا

تجھکو عاشق کی ندامت سے ندامت نہ ہوئی
تیری محفل سے عطا سر بگریبان نکلا

عزیز۔ جناب مرزا محمد ہادی صاحب لکھنوی

طبقۂ خاک مین اک عالم پنہان نکلا
دل بھر آیا جو سوے گور غریبان نکلا

شوق تعمیر مین مضمر تھی مری ویرانی
ذرہ ذرہ مین مرے گھر کے بیابان نکلا

مر گیا ایک نظر دیکھ کے گردون کیطرف
تیرے بیمار کا جب کوئی نہ پرسان نکلا

زلف مین آئی شکن پھر وہ ہوے چین بجبین
پھر وہی سلسلہ چاک گریبان نکلا

حسرت لذت بیداد ستم مجھسے پونچھہ
مدتون رویا ہون جب سینہ سے پیکان نکلا

چارہ گر تہا جو مرے زخم جگر کا کل تک
آج دیکھا تو وہ خود لائق درمان نکلا

عاجز - جناب احمد علی خان صاحب دہلی

ان جنون سے نہ دلکا کبہی ارمان نکلا
ہمنے چاہا جسے وہ جان کا خواہان نکلا

یاد آتا ہے شب وصل کسیکا کہنا
اپنو دلشاد ہوا آپ کا ارمان نکلا

عالی - جناب سید ابن علی صاحب صفی پوری مقیم بہوپال

گھر سے باہر جو وہ غارت گر ایمان نکلا
دل سنبھالے ہوے ہر گبر و مسلمان نکلا

بخت بد مائل رنگ شب ہجران نکلا
میری قسمت مین سیہ بختی کا سامان نکلا

فکر راحت طلبی مفت کی کلفت تھی
عیش جتنا تہا وہ سب خواب پریشان نکلا

مین رہا دفن سے محروم ترے کوچے مین
ہر جگہ زیر زمین گنج شہیدان نکلا

پاک ترغیب ہوس سے رہی وحشت میری
ہاتھہ کھینچے ہوے دامن سے گریبان نکلا

اونکا دیدار مجھے نزع مین ہونا تہا نصیب
ہاے کس حال مین کمبخت یہ ارمان نکلا

چلئے جی ہو چکی امید مداواے ستم
درد منت کش بیدردی درمان نکلا

ہمت بادیہ گردی مری اللہ اللہ
کہ میرے پاون کے نیچے سے بیابان نکلا

ہر جگہ ایک رہا دست جنون کا انداز
ہاتھہ دامن پہ بھی ڈالا تو گریبان نکلا

جب ہوئی ہمکو ترے اہل پرستش کی تلاش
برہمن دیر سے کعبہ سے مسلمان نکلا

اچھی صورت کی پرستش رہی ملت مین
حسن سبکے لیے اک رشتہ پیمان نکلا

حسن تین غیر کی سرمایہ دل تہا میرا
سب مرے گھر کا چرایا ہوا سامان نکلا

جسکے رہجانے سے کچھہ داد خلش کو ملتی
پار ہو کر مرے دل سے وہی پیکان نکلا

ادسمین موجود تھی اک لذت شورتیت خون
زخم کا جسپہ گمان تھا وہ نمکدان نکلا

دل مین حسرت ہی نہ تھی خون ہو کس کا کرتا
یاس سے منہ مرا تکتا ہوا پیکان نکلا

اٹھ ہو نالہ ہستی پھرتی ہے جسکو مری بیتابی دل
زینت پہلوے دشمن وہی ارمان نکلا

کچھہ سوا ہوتا تو پھر دامن محشر بنتا
خیر سے چار گرہ کا یہ گریبان نکلا

عصمت - جناب عصمت اللہ بیگ صاحب بھوپالی

آج وہ ہو کے سوے گور غریبان نکلا
مرنے والے کا بہت روز مین ارمان نکلا

آج قاتل نے بڑا بوجھہ اتارا سر سے
جسکو دشوار سمجھتے تھے وہ آسان نکلا

اثر آمیز جنون کیا ہے ہواے گلشن
جو کھلا پھول یہان چاک گریبان نکلا

فصل گل آئی ہے اس رنگ سے آپکے عصمت
خیر مقدم کے لیے جسکے گریبان نکلا

عظیم - جناب عبد العظیم صاحب بھوپالی

جان ہی لیکے ترے تیر کا پیکان نکلا
جیکر ہی خون کا پیاسا مرا مہمان نکلا

ہے گلہ مجھکو تو قسمت سے خفا تم کیون ہو
شکوہ جور ہے منہ سے کب انجان نکلا

ابھی پہونچی ہے یہ نوبت کہ الٰہی توبہ
ایک دم ہی نہین میرا شب ہجران نکلا

نہ قضا آئی نہ تم آئے نہ گذری شب غم
ہجر مین کون مرے حال کا پرسان نکلا

زمزمون پر جو گلستان مین کیا غور عظیم
اونکا مداح ہر ایک مرغ خوش الحان نکلا

عیش - جناب مولوی مجتبہ الدین صاحب ایولی

دم تڑپ کر جو تہ خنجر بُران نکلا
حسرت اوس شوخ کی نکلی مرا ارمان نکلا

نہ کہین در ہے نہ دیوار کہان سر پھوڑون
گھر سے ناحق ہی ہیں ادا مرے شوق بیابان نکلا

لطف واندوہ الم قسمت عاشق مین نہ تھا
واے محرومی کہ دم ہی شب ہجران نکلا

لو مبارک ہو وہ کھینچے ہوے تیغ آئے ہین
شکر ہے درد دل زار کا درمان نکلا

چلکے فرماتے ہین وہ تیرا جنازہ نکلے — کل اودھر ہوکے جو ہین سوختہ ساماں نکلا
جسکی نسبت ہے یہ مشہور کہ نکلا نہ کبھی — ہائے افسوس کہ میرا ہی وہ ارمان نکلا
دیکھنا خاک مین ملجائے گا سب لطف سخن — بزم سے آپ کی گر عیش سخندان نکلا

عیش - جناب عیش صاحب بھوپالی شاگرد حضرت فصیح الملک مرحوم

اہل تعبیر کے ہوش اڑ گئے سنتے سنتے — کسقدر طول مرا خواب پریشان نکلا
تم تو کہتے تہے کہ نکلیگی نہ حسرت تیری — یہ بتادو مجھے اب کیون مرا ارمان نکلا
پاون اوٹھ بھی نہین سکتا ہے ترا ای مجنون — کیا اسی پاون کے نیچے سے بیابان نکلا
خلق یون ڈالتی ہے میری لحد پر چادر — خاک کا ڈھیر بھی گویا تن عریان نکلا
یہ تو سب سچ ہے کسی نے نہین کھینچا دامن — یہ تو فرمائیے کیون آپ کا دامان نکلا
لیلیا وہ بھی جو ایمان رہا تہا میرا — حوصلہ اتنو ترا دشمن ایمان نکلا
اتنو بے ٹکڑے کیے میرے وہ رہنے کی نہین — آستین اونکی چڑہی خنجر بران نکلا
اپنا دشمن کی گلی مین تو نہ ہوتا مسکن — اسکا کوچہ بھی مگر کوچۂ جانان نکلا
ہوگیا لوٹ وہ کافر تری نادانی پر — ایک چالاک مگر تو دل نادان نکلا
وہ یہ کہتے تھے کہ ہم رکھتے ہین جادو کی کتاب — عیش دیکھا تو ہمارا ہی وہ دیوان نکلا

عابد - جناب عابد علی صاحب بھوپالی - تلمیذ جناب سحر مدظلہ

خیر ہو جان حزین موت کا سامان نکلا — آج کھولے ہوے وہ زلف پریشان نکلا
عمر بھر تیری عنایت سے ہین اے گیسوے یار — گھر سے باہر کبھی نکلا تو پریشان نکلا
پھر گناہون کا کھلیگا نہ کسی کے دفتر — حشر کے دن جو مرا نامۂ عصیان نکلا
امتحان میرا عدو کا سر میدان ہوگا — آج کھینچے ہوے وہ خنجر بران نکلا
ناتوانی نے کیا ذبح سے پہلے مردہ — تیرے خنجر کا نہ قاتل کبھی ارمان نکلا

تھے بہت لپٹے ہوئے حسرت و ارمان اُس مین — تیر قاتل کا جو دل سے مرے پیکان نکلا
تمسے حسرت دلِ ناشاد کی نکلی کوئی — تمسے کچھ جان حزین کا مرے ارمان نکلا
رات بھر وہ مری آہون سے تڑپتے ہی رہے — وصل کی شب نہ عدو کا کوئی ارمان نکلا
نعش جا یار کو پری رونے دیا ہی کاندہا — بعد مرنے کے وہ ہمدوشِ سلیمان نکلا

فیاض - جناب حافظ محمد فیاض حسین خانصاحب متوسل دارالاقبال بھوپال

باب فردوس سے جب سرورِ ذیشان نکلا — قدسیون نے کہا وہ ماہِ درخشان نکلا
چبھ گئی دل مین کچھ ایسی تہی دل او پر خلش — دشتِ طیبہ کا ہر اک خار گلستان نکلا
بخشوایا ہی ہین اور خدا اسے بہی ملے — شبِ معراج مین سب آپکا ارمان نکلا
دیکھکر آپ کو یون حضرت آدم نے کہا — میری اولاد مین یہ فخرِ رسولان نکلا
سُن کے یہ تیری غزل سب لگے کہنے فیاض — نعت کا بزم مین تو ایک سخندان نکلا

قمر - جناب بدرالحسن صاحب بدایونی

نزع مین آئینا گے وہ میری تسلی کیلئے — دم نکلجائے گا جسدم وہ یہ ارمان نکلا
دامن یار سمجھتا تہا جسے دستِ جنون — مین نے دیکھا تو وہ میرا ہی گریبان نکلا
میرے مرنے کی خبر سنکے وہ رو دئے کیون مین — مین مصیبت سے چھٹا غیر کا ارمان نکلا
ہائے یہ کہکے ستمگار نے دل پھیر دیا — لیجئے لیجئے اسکو یہ پر ارمان نکلا
کیا ٹھکانا ہے بھلا میری پریشانی کا — دل سے نالہ بہی جو نکلا تو پریشان نکلا
ہمنے دلدار سمجھکر جسے دل نذر کیا — کیا قیامت ہے کہ وہ جان کا خواہان نکلا
مری حسرت سے یہ ضد ہے کہ وہ فرماتے ہین — شعر مین بہی نہ لکھین آپ کہ ارمان نکلا

خواب مین آئے ہین وہ جنکو بلایا تہا قمر
لو مبارک ہو کہ دیدار کا ارمان نکلا

قیصر - جناب سید محمد یوسف صاحب ایڈیٹر رسالہ "انجاب" بھوپال

بعد مرنے کے بھی کشتون کا نہ ارمان نکلا — تو نہ اک دن طرف گور غریبان نکلا
دست وحشت نے گریبان کی بنائی زنجیر — جوشش دیوانگی آرائش زندان نکلا
سخت جانی ہے سبکدستی قاتل کا جواب — زخم کہا کر بھی نہ دل سے مری ارمان نکلا
جسکو کہتے ہین پشیمان فریب ہستی — وہ مرے نامۂ اعمال کا عنوان نکلا

کمال - جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب خلف الصدق وجانشین حضرت جلال لکھنوی

خلش درد بناجان کا خواہان نکلا — دلکا ارمان ہی خود صورت پیکان نکلا
دل سے گھبرا کے جو نالہ شب ہجران نکلا — پوچھنے حال پریشان کا پریشان نکلا
میکشو خوش ہو کہ پی شیخ نے توبہ توڑی — جسکو پیمانہ سمجھتے تھے وہ پیمان نکلا
کثرت شوق و تمنا نے بنایا بے خود — آپ ہی بزم سے اپنے مین پریشان نکلا
دلکو تڑپا کے کیا خون بڑا کام کیا — سرخرو ہو کے ترے تیر کا پیکان نکلا
دامن شوق سے وہ بھی نہ نکلنے پائے — اونکے دامن سے مین یون دست گریبان نکلا
پھر نہین ناز سے کہدو طلب بوسہ پر — مدعا اس دل بیتاب کا ہان ہان نکلا
بڑھکے سوز غم پنہان نے مجھے پھونکدیا — اک دھوان تھا تری محفل سے پریشان نکلا
ملگیا اوس کا پتا جب سے ز خود رفتہ ہوے — چار ہر آنکلے اودہر کوچۂ جانان نکلا
قرہ دیتا ہے گلے پر ترے پہرنیکو ہے تیغ — بنکے تصویر ہلالی جو گریبان نکلا
گریۂ چشم ہے برباد پریشان آہین ہے — غم کا سامان بھی عجب بے سر و سامان نکلا
وہ عیادت کو بھی آئے تو عدو کے ہمراہ — دم بھی نکلا جو کسی کا تو پریشان نکلا
تیرا بیمار تو ممنون اجل تک نہ ہوا — درد خود چارہ سے بڑھا صورت درمان نکلا

دل بھی سینے سے کھنچ آیا ترے پیکان کیساتھ
صاحب خانہ کو لیتا ہوا مہمان نکلا

تھا پسِ مرگ بھی دل اوسکو جلانا منظور
شمع لیکر جو سوے گورِ غریبان نکلا

غم ملا رنج ملا درد ملا داغ ملے
محفلِ یار سے مین باسر و سامان نکلا

دل نے تھاما نہ تھما ضبط نے روکا نہ رکا
واے وہ حرفِ تمنا جو پریشان نکلا

بیوفاون سے وفا کا متوقع ہے کمال
ہمتو دانا اوسے سمجھے تھے وہ نادان نکلا

دیگر

وحشت انگیز غضب عشق کا سامان نکلا
ہر چمن خاک اوڑانے کو بیابان نکلا

غیر تو صرف درِ یار کا دربان نکلا
اپنی قسمت سے مین دونون کا نگہبان نکلا

منہ سے نالہ بھی نہ کوئی شبِ ہجران نکلا
ضبطِ پنہان جو بڑا حلق کا دربان نکلا

گردشِ چشمِ سیہ - رنگِ جہان - دورِ فلک
جسکو دیکھا وہ رقیبِ سر و سامان نکلا

آبرو خاک مین ملجائیگی یہ یاد رہے
ایک آنسو بھی جو اے دیدۂ گریان نکلا

محفلِ عشق ہے یارب کہ تماشا کوئی
کوئی گریان کوئی خندان کوئی حیران نکلا

وہ تمنا ہوئی جسکو نہ کسی نے پوچھا
وہ ملا دل کہ نہ جسکا کوئی خواہان نکلا

کہین پیمان سے پیمانہ بغلگیر ہوا
کہین پیمانہ سے لڑتا ہوا پیمان نکلا

دیکھو بربادیِ تقدیر اسے کہتے ہین
ہمنے جس گھر کو بسایا وہ بیابان نکلا

جوشِ وحشت مین طبیعت سے اُلجھنے کیلئے
پرزہ پرزہ مرے دامن کا گریبان نکلا

پیرہن وہ ہمین قسمت نے دیا ہے جسمین
چاک مین چاک گریبان مین گریبان نکلا

ڈرکے آنکھون نے مری شرم کا پردہ ڈالا
خنجرِ یار دمِ قتل جو عریان نکلا

قتل کے وقت بنا صورتِ تیغ اے قاتل
یہ مرا شوقِ شہادت ہے جو عریان نکلا

اپنا غمخوار تصور کو ترے جانتے تھے
وہ بھی قسمت سے دلِ غیر مین مہمان نکلا

اپنی قسمت سے بڑھا وحشت دل کا یہ اثر — دشت مین دشت بیابان مین بیابان نکلا

میرا ابھار رہنا کون مصیبت مین کمال — میرا ارمان مرے حال کا پرسان نکلا

کاوش - جناب محمد شاہ خان صاحب شاگرد حضرت جلال مغفور

یار کے آتے ہی دل سے غم ہجران نکلا — بعد مدت کے مرے گھر سے یہ مہمان نکلا

ہیو فا تمنے زمانہ مین کہان دیکھے ہین — ہم دکھا دین گے جو دل سے کوئی ارمان نکلا

وصل جانان سے جو رکھا مجھے تونے محروم — ابتو ارمان ترا اے شب ہجران نکلا

لاکھ کرتی رہی سیدھا مرے دلکی الجھن — بل ترا پھر بھی نہ اے زلف پریشان نکلا

وصل کی شب مرے دلکی ہے یہ فریاد تئی — مجھکو تنہا ہے کوئی یا تہو تیسے کہ ارمان نکلا

اسکے رہنے سے ہمین ملتی تہی کچھ لذت درد — ہائے کیون دل سے ترے تیر کا پیکان نکلا

اب شکایت وہ مٹی دل سے جو تہی ہاتکی — چارہ گر آج مرے درد کا درمان نکلا

دیکھئے کتنی مسلمان ہون کافر کاوش — آج پھر گھر سے وہ غارت گر ایمان نکلا

گرامی - جناب وکیل احمد صاحب مقیم بھوپال

ہر نفس دل مین خیال رخ جانان نکلا — اک یہی دم ہے جو آرام دہ جان نکلا

او سیہ بخت بڑی وضع کی پابند ہے تو — بل نہ شانہ سے ترا کاکل پیچان نکلا

شام سے صبح ہوئی چین نہ آیا اک دم — تو بھی اسے درد جگر جان کا خواہان نکلا

دل کے ٹکڑے کیے باتون نے تری وقت کلام — فقرہ ہر ایک ترا خنجر بران نکلا

صبح محشر کی بھی صورت نہ دکھائی تونے — کام اتنا بھی نہ تجھسے شب ہجران نکلا

اپنی صورت پہ اگر یار نہین ہے مائل — آج کیون آئینہ خانہ سے وہ حیران نکلا

وہ نزاکت تہی گرامی کہ نہ اٹھا خنجر — آج بھی شوق شہادت کا نہ ارمان نکلا

لطف - جناب مولوی مفتی اکرام احمد صاحب بدایونی

اشک بن بن کے جو راز غم پنہان نکلا — اپنو ارمان ترا دامن گریبان نکلا
آئینہ جلوہ رخسار کا حیران نکلا — شانہ کس بات پہ انگشت بدندان نکلا
یاخدا اب دل وحشی کو کہان بہلاون — عرصہ حشر تو اک گوشۂ زندان نکلا
خاک ڈالے سے کہین آگ دبا کرتی ہے — دل مکدر جو ہوا نالۂ سوزان نکلا
رہگئی کیون مری گردن سے لپٹ کر شمشیر — دامن تیغ بھی کیا میرا گریبان نکلا
کچھ اسی ناز سے تیغ نگہ ناز چلی — دہن زخم ہی قاتل کا ثنا خوان نکلا
شور ہے مجمع ارباب ہنر مین ہر سمت — حضرت لطف سا کوئی سخندان نکلا

کونسی بات پہ جو پاسے وفا ہو مجھے + کوئی حسرت کبھی نکلی کبھی ارمان نکلا

مرزا - جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب لکھنوی - بی اے پروفیسر کرسچن کالج لکھنؤ

دل بیتاب حریف غم پنہان نکلا — گرمی شوق سے نالہ تر افشان نکلا
خوش ہین کیون شوق سے میت کو اٹھا تیہوئے — مرنے والے کا بھی آخر کوئی ارمان نکلا
فکر احباب کہ گھر مین اسے پابند کرو — ہمکو یہ فکر کہ قبضہ سے بیابان نکلا
خیر ہو جوشش جنون پھر اوسی انداز پہ ہے — آج وہ ذکر پھر اے ناصح نادان نکلا
شوق دیرینہ دل پر نکل آئے آنسو — زنگ خوردہ مرے سینہ سے جو پیکان نکلا
گم ہو - برباد ہو - آوارہ ہو - دیکھین کیا ہو — اپنو قابو سے ہمارا دل نادان نکلا
درد پہلو سے بہ اندازہ محشر اٹھا — اشک آنکھون سے باندازہ طوفان نکلا
تجھکو بدنام کیا تیری غزل نے مرزا — نالۂ شوق حریف غم پنہان نکلا

منظور - جناب حکیم ابو المنظور صاحب قادری بدایونی

کام تجسے نہ مرا او شب ہجران نکلا — موت آئی نہ دل زار کا ارمان نکلا
دولت وصل کا کس بت کی یہ خواہان نکلا — شیخ کیون ہاتھ پہ رکھے ہوے ایمان نکلا
مردے رفتار قیامت کی ادا پر چونکے — ناز سے جب وہ سوے گور غریبان نکلا
جان لیکر بھی یہ کمبخت خدا سے نہ ڈرے — ان بتون مین نہ کوئی بندۂ احسان نکلا

لو لگی رہتی ہے جسکی تجھے ہر دم اے دل / محفل غیر مین وہ شمع شبستان نکلا

چرخ کے ہوش اُڑے برق گری تھرا کر / تیوری بدلے جو وہ فتنۂ دوران نکلا

ہم اسیرون کی اسیری مین بھی اچھی گذری / کہ جسے طوق سمجھتے تھے گریبان نکلا

نہ رہا تار گریبان مین تو اے دست جنون / دست بوسی کو ترے تار رگِ جان نکلا

اب وہ آزار نہ تکلیف نہ کاہش نہ خلش / جان بنکر مرے دل سے غم پنہان نکلا

لٹگئے عیش و طرب کے اوسے سامان سارے / وادیٔ عشق مین جو بے سر و سامان نکلا

شوق دل کو ہی ستمگار مین لیکر پونچا / پھر بھی کمبخت مری جان کا خواہان نکلا

آہ وہ خانۂ دل تھا جو پریخانہ کبھی / ستمِ چرخ سے اب خانۂ ویران نکلا

رنگ کچھ اور بھی ہوگا سرِ محشر قاتل / تیرے دامن پہ اگر خون شہیدان نکلا

لوگ کہتے تھے جسے دامنِ محشر منظور / وحشی عشق کا وہ چاک گریبان نکلا

محشر ـ جناب مرزا کاظم حسین صاحب لکھنوی

خلوتِ شوق مین جذبات دلی کر صدقے / جو تصور کیا مین نے وہی سامان نکلا

پوچھ لین چلکے ذرا طور سے آتے ہین کلیم / کونسا رہ گیا اور کونسا ارمان نکلا

وحشت آباد محبت کی نہ پوچھو وسعت / ایک اک گام پہ ایک ایک بیابان نکلا

کھینچے بیٹھا ہے دل سے کوئی پیکان ستم / اور کب نکلیگا جب آج نہ ارمان نکلا

ہٹ گئے حشر مین یہ کہہ کر مرے پاس سے / لو قیامت ہوئی ذکر غم ہجران نکلا

[illegible] / سر بسر آئینہ حالِ پریشان نکلا

مہر ـ جناب منشی عبد القیوم صاحب اہلکار دفتر محاسبی بھوپال

جان جاتی ہے طبیعت نہین آتی گویا / عشق انسان کے لئے موت کا سامان نکلا

سیکڑون دل ہوے پامال ہزارون نہین / آج اس چال سے وہ سرو خرامان نکلا

سیکڑوں عہد کیے سیکڑوں قسمیں کھائیں
پھر کبھی وعدہ ترا سچا نہ مری جان نکلا

ہوگیا صور قیامت کا گمان عالم کو
دل نالان سے جو نالۂ شب ہجران نکلا

چڑھ کے سینہ پہ کیا ذبح مجھے قاتل نے
ہائے نکلا بھی تو کب وصل کا ارمان نکلا

اوسکی محفل ہے کہ دنیا کا نمونہ اے مہر
کوئی روتا ہوا آیا کوئی خندان نکلا

محو۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب بدایونی شاگرد سرور قادری

خاک نکلا مرے سینہ سے جو پیکان نکلا
ہائے تقدیر نہ دل نکلا نہ ارمان نکلا

داغہا سے دل عشاق تماشا نکلے
ایک غنچہ میں گلستان کا گلستان نکلا

نام کو بھی نہ رہی بوے وفا عالم میں
دل دیا جسکو وہی جان کا خواہان نکلا

باعث وصل ہوا صدمۂ فرقت آخر
ہم جسے درد سمجھتے تھے وہ درمان نکلا

غم سے بڑھکر ہمیں دنیا میں نہیں کوئی عزیز
بس یہی ایک انیس شب ہجران نکلا

عشق میں قید علایق سے بہت سہل چھٹے
کام دشوار تھا لیکن ہمیں آسان نکلا

اک نہ اک آہی گیا مشغلۂ وحشت کو
بچگیا ہاتھ سے دامن تو گریبان نکلا

اشک خون آنکھ سے نکلا جو شب غم اے محو
میں یہ سمجھا دل بیتاب کا ارمان نکلا

منظور۔ جناب منشی منظور علی صاحب بھوپالی

دام صیاد کے باعث نہ اک ارمان نکلا
پہونچے جس باغ میں بلبل وہیں زندان نکلا

آج صد شکر ہوا قتل ترے ہاتھوں سے
میری حسرت ہوئی پوری مرا ارمان نکلا

زور کیا کیا نہ کیا وحشت دل نے لیکن
نہوا چاک وہ مضبوط گریبان نکلا

پی لیا خون مرے دل کا غم جانان نے تمام
کس قیامت کا بلا نوش یہ مہمان نکلا

مبارک۔ جناب مبارک حسین صاحب بھوپالی

جب کہا میں نے کہ اغیار کا ارمان نکلا
کیا ہی جھنجلا کے وہ کہنے لگے ہاں ہاں نک

اور کیا اسکے سوا ہوگا محبت کا ثبوت
مرتے مرتے بھی تو ہین آپ کا خواہان نکلا

ملال - جناب سید اکرام حسین صاحب سیتاپوری

کیسے دل سا تہہ ترے تیر کا پیکان نکلا
صاحب خانہ ہمراہی مہمان نکلا

مرغ دل پہنسکے نہ اوس گیسوی پیچان چہٹا
سنبلستان جسے سمجہے تہے وہ زندان نکلا

ہوگئی صور سرافیل صدائے پازیب
آج یہ کون سوے گور غریبان نکلا

وہ شب وصل لپٹ کر یہ کسیکا کہنا
اب تو تیرے دل بیتاب کا ارمان نکلا

ان حسینون کے تغافل سے خدا تک پہونچا
دشمنی جسکو سمجہتا تہا وہ احسان نکلا

دیکہہ قاتل طپش عشق کی گرمی یہ ہے
قطرۂ خون ہے جو نکلا شرر افشان نکلا

اس ادا پر بہی نہو قتل کی حسرت کسکو
تیغ با نازے ہوے قاتل سر میدان نکلا

مہربان سمجہے تہے ہم اس دل نادان کو ملال
ہای یہ بہی تو مری جان کا خواہان نکلا +

کوچہ یار سے باحال پریشان نکلا
کبہی حیران کبہی گریان کبہی خندان نکلا

جب کہا مین نے کہو غیر کا ارمان نکلا
کس ڈہٹائی سے وہ کہتا ہے کہ ہان ہان نکلا

زلف جانان مین کہین پہنس کے نہ یہ رہجائے
گہر سے پہلے ہی پہل ہی دل نادان نکلا

ہاتہا پائی سے شب وصل پڑی تہی جو شکن
صبح کو چین بہ چین یار کا دامان نکلا

غم ہجران مین وہین پہوٹ کے رویا چہالا
میرے تلوے سے اگر خار مغیلان نکلا

غلطی سے جسے سب صبح قیامت سمجہے
وہ ترے شیفتہ کا چاک گریبان نکلا

شوق نے کوچہ جانان کا بتایا رستہ
میرے پہلو سے جو میرا دل نادان نکلا

مدد اے جوش جنون تار نہ جامہ کا رہے
ہاتہہ میرا ابہی سوے جیب و گریبان نکلا

بیڑیان کاٹ دین دیوانہ سمجہکر اوس نے
ہاے افسوس نہ مین قابل زندان نکلا

جسنے لوٹی ہے تری عارض گلگون کی بہار
وہ نہ بھولے سے کبھی سوی گلستان نکلا

دیکھہ اے دردِ جگر ضبط اسے کہتے ہین
ایک نالہ بھی نہ منہ سے شب ہجران نکلا

شب ہجران کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا
میری محفل سے جو وہ شمع شبستان نکلا

اے ملال اسنے شب ہجر بڑا ساتھہ دیا
باوفا صرف خیالِ رخ جانان نکلا

نیرنگ - جناب میر غلام بھیک صاحب بی اے۔ گورنمنٹ پلیڈر انبالہ

مین عبث سیر گل و لالہ کا خواہان نکلا
دل پر داغ ہی میرا چمنستان نکلا

عمر بھر دل مین یہ کانٹا سا کھٹکتا ہی رہا
جان نکلی تو تری دید کا ارمان نکلا

تو ملا تو دل و جان سے وہ خلش دور ہوئی
خار سمجھے تھے جسے وہ ترا ارمان نکلا

محشرستان تمنا ہے جسے دل کہیے
لاکھہ ارمان ہوے پیدا جو اک ارمان نکلا

نازنین تیرے وہ جادو کہ تری محفل سے
کوئی خندان کوئی گریان کوئی حیران نکلا

یاس انجام ہوا میری سب امیدون کا
ہر تمنا مرے ایک خواب پریشان نکلا

آگیا ہاتھہ قناعت کا خزانہ جب سے
رخت افلاس ہی اپنا سروسامان نکلا

یون تو آباد ہے دنیا مگر اے قحط رجال
ہم نے جس شہر کو دیکھا وہ بیابان نکلا

نت نئے رنج نے دل کو وہ بنایا پتھر
کبھی آنسو بھی نہ بنکر غم پنہان نکلا

تمسے جو دور رہا کشتۂ حسرت ہی رہا
جو ملا تم سے وہ انجام پشیمان نکلا

یہ جو ویرانی سی ہے بزم جہان مین نیرنگ
غور سے دیکھا تو عکس دل ویران نکلا

نظام - جناب مولوی خواجہ نظام الدین صاحب دہلوی شاگرد سرور قادری

نکلی ایمان کی جان جانکا ایمان نکلا
پردۂ زلف سے اسکا رخ تابان نکلا

نامرادی کا برا ہو کہ بجز حسرت و یاس
پاس ہوکر بھی نہ کوئی شب ہجران نکلا

لاکھہ پردے مین ابھی حسن کرا ای حضرت عشق
لاکھہ پردے سے کسیکا رخ تابان نکلا

خاک سے میری رہا بعد فنا اسکو غبار
جب وہ نکلا تو اٹھا ہی ہوگرد اماں نکلا

آگیا درد سے اوسکے دل بے درد کو درد
درد ہی درد دل زار کا درمان نکلا

کیون برا مان گئے شکوہ بیجا او پہ ستم
کونسا جور و جفا کا نہیں ارمان نکلا

حشر میں حشر کہیں اور نہ برپا ہو نظام
لو وہ سرکا ہے نقاب رخ تابان نکلا

نوشین - جناب اصغر حسین صاحب پہلولی

زلف پرخم سے مرے دلکی رہائی معلوم
تھا جو آزاد وہ اب قیدی زندان نکلا

کیون نہ آئے ہمین تقدیر پہ رونا اوسکی
تیری محفل سے جو ناشاد و پریشان نکلا

ہائے کن آنکھون سے کمبخت یہ دیکھا جائے
غیر کے گھر سے کوئی ہو کے جو شادان نکلا

جودت طبع مری دیکھ کے سب کہتے ہین
آہ نوشین بھی قیامت کا سخندان نکلا

*تبسم - جناب علی حسن صاحب بدایونی

عیش یکدم سبب رنج فراوان نکلا
خواب راحت بھی مرا خواب پریشان نکلا

وصل کا حوصلہ اکدن بھی نہ ایجان نکلا
مرتے مرتے بھی مرے دل سے نہ ارمان نکلا

خون ناحق پہ شہادت کو مرے حشر کے دن
میان سے خنجر قاتل بھی پشیمان نکلا

چھان مارا تیری نظرون نے مرا خانہ دل
اسمین نکلا تو ستمگر ترا پیکان نکلا

تو نے دکھلائے ہین ہر رنگ مین جلوے اپنے
کہین ظاہر نظر آیا کہین پنہان نکلا

اُف رہی شور رہیدہ سری جوش جنون مین میرے
ہاتھ دامن پہ جو ڈالا تو گریبان نکلا

اپنے رونے پہ تعجب ہے تبسم مجھکو
میری آنکھون مین چھپا نوح کا طوفان نکلا

سید - جناب سید حسن صاحب اہلکار دفتر محاسبی پہولپ

حسب خواہش دل بسمل کا نہ ارمان نکلا
خون تمناؤن کا سر پہ لیے پیکان نکلا

دل ہے اب سینہ مین باقی نہ جگر ہے ظالم
خاک اس گھر کی اڑا کر ترا پیکان نکلا

* یہ غزل بوجہ سہو کتابت ا اور بقیہ دیر مین موصول ہونے کی وجہ سے یہان درج کی گئی -

توڑ کر سینہ جگر مین اوتر آئی وہ نگاہ
کہین تو وہ باتھا کہین تیر کا پیکان نکلا

لب تک آنے نہ دیا حرف تمنا تو دیکھا
ضعف آخر کو مرے حلق کا دربان نکلا

واہ رے عشق تری پردہ دری کے صدقے
دامن قیس بھی لیلی کا گریبان نکلا

اک نہ اک فتنۂ نوخیز بپا ہی پایا
کبھی خالی نہ ترا گوشۂ دامان نکلا

دل بیتاب کو روکو کہ چلا ہاتھون سے
وہ چھپا بیٹھی ہے وہ گوشۂ دامان نکلا

چاک رسوائی بنا پردۂ دامان امید
حسن خود اپنے طلبگار کا خواہان نکلا

اور اب کسکی طرفدار رہے لون اپنا
دل بھی ظالم ترا شکستۂ پیمان نکلا

لیکے پھر آگئی پروانہ غم شام بلا
پھر وہی وقت طول شب ہجران نکلا

تیر پیکان سے چبا دل مین خیال مژگان
ہاے اتنا سا یہ کانٹا ستم جان نکلا

شورش حسن نے چھڑکا وہ نمک زخمون پر
کہ ہر اک زخم کا منہ لیکے نمکدان نکلا

آپ کہتے تھے کہ مشکل ہے مگر دیکھ لیا
آپ پر جان سے جانا بہت آسان نکلا

جان لے لی دل بیمار کی بس بھر پایا
آپ تو ارمان ترا ای شب ہجران نکلا

شمع اوٹھی ترے آگے سے تو روتی اوٹھی
مین بھی نکلا تری محفل سے تو گریان نکلا

دیگر با قافیۂ ارمان

گھر سے دشمن ترے باحال پریشان نکلا
لاکھ ارمانون کا یہ ایک ہی ارمان نکلا

کچھ نہ پوچھو کہ گزر جاتی ہے کیا کچھ دل پر
جب یہ سنتے ہین کسیکا کوئی ارمان نکلا

ہوش جاتے رہے جب ہوش ہوا جلوہ کا
بیخودی چھا گئی جب دید کا ارمان نکلا

بجلیان ٹوٹ پڑین آگئی آفت دل پر
کیا قیامت ہوئی کیون دید کا ارمان نکلا

وعدہ وصل ترا اور مرا شوق وصال
نہ یہ حسرت کبھی نکلی نہ وہ ارمان نکلا

جب اوٹھے ہاتھ دعا کے لیے دل بیٹھ گیا
نہ کھلے لب نہ مٹا غم نہ کچھ ارمان نکلا

دل گیا جان گئی عشق مین کیا کیا نہوا
کچھ تمنا ہی نہ نکلی دل کا نہ کچھ ارمان نکلا

کچھ تمنائین وہی تہین جو بر آئین اوشوخ
وہی ارمان تہا جوانی مین جو ارمان نکلا

آپ کے حکم کی تعمیل بہرحال ہے فرض
آپ فرمائین تو کہدون مرا ارمان نکلا

تو اگر آئے تو سمجھون کہ بر آئی امید
دم نکلجائے تو جانون کوئی ارمان نکلا

دل لیے اُٹہنے لگے - عید مبارک سید
شکر صد شکر کہ آج آپکا ارمان نکلا

صفدر - جناب منشی سید صفدر علی صاحب مرزاپوری مقیم بہوپال

بیٹھکر دل مین نہ پھر تیر کا پیکان نکلا
پردے پردے مین کوئی جان کا خواہان نکلا

دل بلبل مین کہلا تہا جو گل داغ جنون
وہی گل زینت آغوش گلستان نکلا

کسکی زلفون کا تصور تہا دم فکر سخن
دل سے مضمون جو نکلا وہ پریشان نکلا

اُف رے شوخی کی ادا بزم عزا سے میرے
مسکراتا ہوا وہ فتنۂ دوران نکلا

تم نکالو تو ذرا تیر کا پیکان دل سے
خود تڑپ میری یہ کہدیگی وہ ارمان نکلا

یہ بتا پردۂ ناموس زلیخا مجھکو
کسکے ہاتھون سے مہ مصر کا دامان نکلا

خواہش مرگ بھی میری نہ بر آئی افسوس
ہون وہ مایوس کہ اتنا بھی نہ ارمان نکلا

نزع مین یاد جو رہ رہ کے تمہاری آئی
دم بھی رک رک کے مرے سینے سے پیکان نکلا

نام ہے معرکہ شعر مین اپنا صفدر
ہاتھ سے میرے نہ ابتک کوئی میدان نکلا

محوی - جناب منشی محمد حسین صاحب لکھنوی مقیم بہوپال

اس طرح دل سے ترے تیر کا پیکان نکلا
خون خون ہو ہو کے مری آنکھون سے ارمان نکلا

خاک تربت بھی ترستی رہی اک بوسہ کو
اس ادا سے وہ سمیٹے ہوے دامان نکلا

تیرے ملنے سے خلش ہو گئی دونی دل کی
ہائے ارمان بھی مرا صورت پیکان نکلا

ہم گنہگارون سے منہ پھیر لیا یون تونے
حشر کے دن بھی نہ دیدار کا ارمان نکلا

پیستا ہے فلک پیر ، دباتی ہے زمین
جور سے ان کے نہ بچکر کوئی انسان نکلا

نہ ہوا کوئی بُرے وقت کا افسوس شریک
دل بھی پہلو مین طرفدار حسینان نکلا

[illegible]

یہ مجموعہ نادر ہے بزم سخن کا + کیا جو سرورا و قیصر نے تدوین [illegible] سال تاریخ یون مین اے محوی + یہ باغ ادب ہے گلدستۂ رنگین
۱۹ ۱۰

رسالہ الحجاب

یہہ رسالہ زیر ایڈیٹری سید محمد یوسف صاحب قیصر ہر مہینے شایع ہوتا ہی بیگماتی لٹریچر مین دو سال کے اندر اس رسالہ نے ایک حیرت انگیز اضافہ کیا ہے۔

(۱) ہندوستان کی تمام مشہور اور نامور انشا پرداز خواتین اور ملک کے جادو نگار اور ہندوستان کے مایہ ناز مضمون نگار اس کے قلمی معاون ہین۔

(۲) عربی۔ فارسی۔ فرنچ۔ اُردو کے مردانے رسالون اور اخبارون سے مفید نسوان مضامین کا قابل قدر اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

(۳) ہندوستان اور غیر ممالک مین سیکڑون کی تعداد مین بھیجا جاتا ہے۔ تمام انگلو انڈین۔ دیسی۔ اور نیم سرکاری اخبارات نے اس پر ریویو اور حوصلہ افزا ریمارک کئے ہین۔

(۴) سب سے زیادہ قابل تعریف بات اس رسالہ کی یہ ہی کہ ہز ہائینس حضور سرکار عالیہ نواب بیگم صاحبہ اقبالہا اسکی سرپرست و معاون ہین۔ قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے

بیاض ارشد

ہندوستان کے سحر طراز انشا پرداز جناب سید رشید احمد صاحب ارشد تھانوی نے اپنی ابتدائی غزلونکو ایک دلچسپ مجموعہ کی شکل مین چھپوایا ہی۔ ہر غزل مرصع اور ہر شعر تیر و نشتر ہی پاکیزہ تخیلات اور نفیس افکار اگر آپ دیکھنا چاہتی ہین تو ۱۲؍ قیمت پر یہہ بیاض منگا لیجیے۔

منیجر رسالۂ الحجاب بھوپال اسٹیٹ۔